توفیقِ بصیرت

مجموعہ نعت

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

معز قادری الملتانی

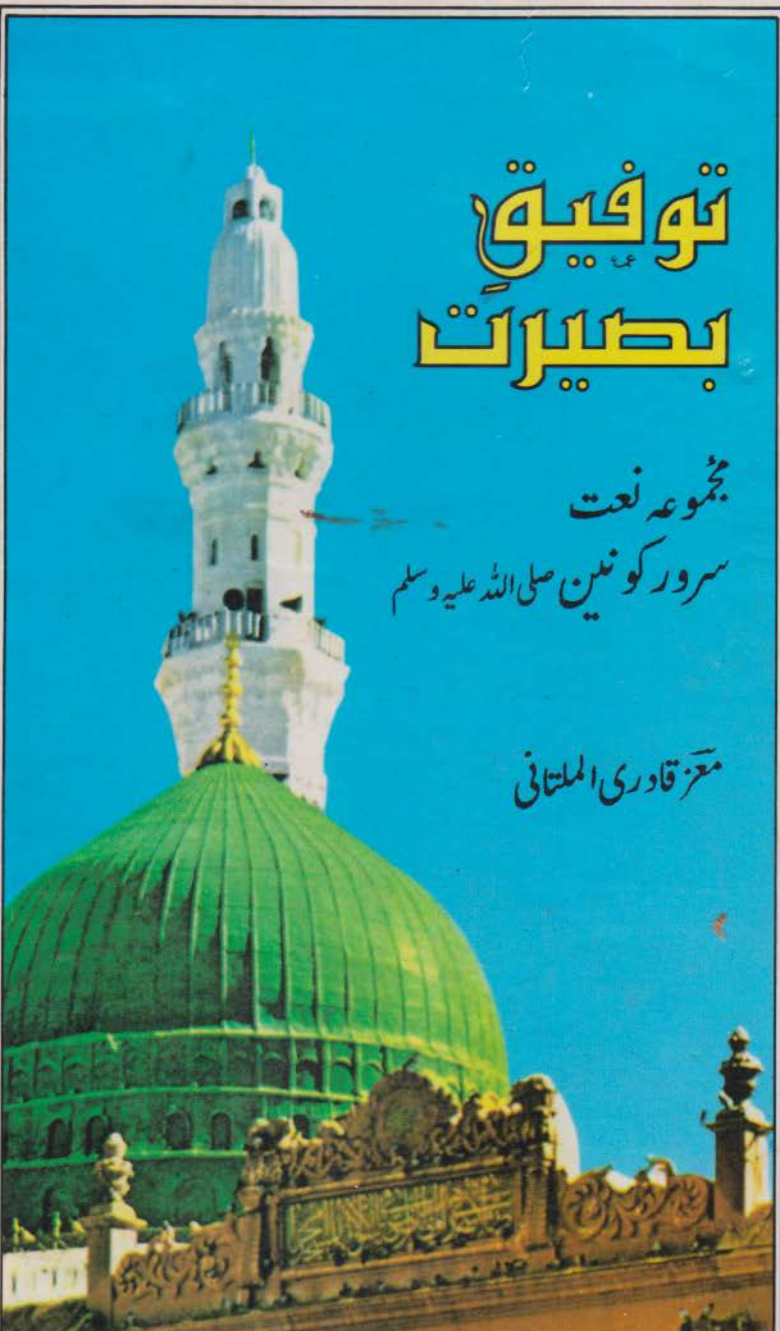

دولت نہیں کونین میں اس سے کوئی بڑھ کر
عشقِ شہِ کونین دے اللہ اگر دے

امامِ نعت تو حسان ابن ثابت ہیں
معزؔ نے ان کے کفِ پا کی اقتداء کی ہے

عشقِ رسول فَاتَّبِعُونِي سے جانچئے
سچ پیروی ، حقیقی محبت رسول کی

قول قرآں ہے ترا اور عمل ہے تفسیر
ان ہی اجزاء سے مرتب ہوئی سُنّت تیری

کتنی اداؤں نے معزؔ رشک سے دیکھا ہے مجھے
زندگی نازشِ نسبت پہ جو اترائی ہے

توفیقِ بصیرت

مجموعہ نعت
سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

معز قادری الملتانی

توفیقِ بصیرت

مجموعہ نعت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

شرط توفیقِ بصیرت ہے بنامِ اقتضاء
سر جُھکا دینے پہ ذوقِ بندگی مجبور ہے

معزؔ قادری الملتانی

جملہ حقوق بحق ورثاء مصنف علیہ الرحمتہ محفوظ ہیں

نام کتاب: توفیقِ بصیرت

مجموعہ نعتِ سرور کونین ﷺ

نام مصنف: حضرت مولانا معز قادری الملتانی

تعداد اشاعت: ۱۰۰۰

سنہ اشاعت: ربیع الاول ۱۴۱۹ھ م جولائی ۱۹۹۸ء

کمپیوٹر کمپوزنگ و طباعت: اسپیڈ پرنٹس، سعید آباد، حیدر آباد۔

فون 4063538

ناشر: محمد اکرام الدین انجم

ملنے کا پتہ

حکیم مظفر الدین سعید، رشید کمپنی جگر روڈ

ترپ بازار، حیدر آباد (اے۔ پی) انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

سلسلہ نمبر	صفحہ نمبر	مطلع کا پہلا مصرعہ
۱	۱	چند باتیں
۲	۴	تو وہ واجب کہ ہر ممکن تری ہستی کا پردہ ہے
۳	۵	اے محمد مصطفےٰ اے رب کے شہکار جمیل
۴	۷	یتم نعمتہ کہہ کے کہہ دیا سب کچھ
۵	۹	زندگی اپنی سراپا ان کی رحمت کی کتاب
۶	۱۱	محمد کے قدم سے ماسوی اللہ کا بھرم بدلا
۷	۱۳	آؤ فضائے نور کی کچھ گفتگو کریں
۸	۱۵	پیکر نور قدم، مہر کی تنویر نہیں
۹	۱۷	شہ لولاک اول، رحمتہ اللعالمین آخر
۱۰	۱۹	نبوت کی فضائیں ہیں اسی کے نام سے روشن
۱۱	۲۱	حسن سرکار کو نور ازلیت کہیے
۱۲	۲۳	کس نے دیکھی تھی تجلی نظر ایسی کبھی
۱۳	۲۵	شہ لولاک راز کن فکاں تخلیق کا منشاء
۱۴	۲۷	اے مظہر نور حسن ازل، اس حسن کا نقشہ کیا ہوگا
۱۵	۲۹	ذات کنزاً مخفیا نے کیا تماشا کردیا
۱۶	۳۱	بلاحب محمد مصطفےٰ کچھ بھی نہیں ملتا
۱۷	۳۳	مفہوم مشکلم ہے معہ حضور کا
۱۸	۳۶	کہاں ہے اب کوئی ہم سر شہ لولاک کے قد کا
۱۹	۳۸	نور نبی ہے عین نظر خود بنا ہوا
۲۰	۴۰	ظہور ختم رسل کا ہے ارتسام نیا
۲۱	۴۲	سراسر نور حق سے تھا جسد روشن محمد کا
۲۲	۴۴	مفہوم یہ ہے کنت نبیا کی صدا کا
۲۳	۴۶	یاد میں آقا کی رو اور آنکھ میں ساون بنا
۲۴	۴۸	شعور سرانا بھی ہے مصطفےٰ کے سواء
۲۵	۵۰	ڈھلا ہے صورت احمد میں شاید نور وحدت کا
۲۶	۵۲	قلب آدم میں ظلمنا کا لطیف القا ہیں آپ
۲۷	۵۵	ہوگئے ختم رسل حق سے قریں آج کی رات
۲۸	۵۸	حاصل ہے حق سے دوست کو قرب کمال دوست
۲۹	۶۱	سر بسر واقف حالات ہے معراج کی رات
۳۰	۶۴	کونین کا مبداء قد دل جوئے محمد
۳۱	۶۷	شہود ذات کی تجمید ہیں میرے سرکار
۳۲	۷۰	ہستی کا کل نظام ہے مئے خانہ حضور
۳۳	۷۳	نبوت ختم ہے تم پر، رسالت ختم ہے تم پر
۳۴	۷۵	چشم فلک ہے کیوں متحیر زمین پر

۳۵	فیض اقدس کا ہیں اک مبداء ترسیل حضور	۷۷
۳۶	یہ ہے باب مصطفےٰ لازم ہے اے دل احتیاط	۷۹
۳۷	عیاں عالم میں ہے ، حسن محمد کی جھلک اب تک	۸۲
۳۸	جلیں گے سوز فرقت میں نبی یہ جان و تن کب تک	۸۴
۳۹	سزاوار اس کو ہے مدح رسول	۸۶
۴۰	ہر اک شان میں بر محل آپ ہی ہیں	۸۸
۴۱	یہ جی میں ہے کہ مدح محمد سناؤں میں	۹۱
۴۲	زمانوں سے مکانوں تک محمد ہی محمد ہیں	۹۳
۴۳	حسن روئے شہ لولاک اگر کچھ بھی نہیں	۹۶
۴۴	شہکار کن فکاں سراپا سرکار ہیں	۹۸
۴۵	اے طبیب ابن مریم اے ید بیضاء کی جان	۱۰۱
۴۶	سب نور محمد کے فیضان کے جلوے ہیں	۱۰۴
۴۷	شعور ہستی حق تم ہو ہستی کی انا تم ہو	۱۰۶
۴۸	ان کے جلووں سے نظر ، دل یاد سے بھرپور ہے	۱۰۸
۴۹	امام الانبیاء ختم الرسل محبوب داور ہے	۱۱۱
۵۰	دیدار کی طالب کو الٰہی وہ نظر دے	۱۱۳
۵۱	زیب سر محبوبیت کا تاج ہے	۱۱۶
۵۲	جو سعی مدح اگر ہم نے کی تو کیا کی ہے	۱۱۸
۵۳	نظر کے سامنے جتنے بھی منظر ہیں خدائی کے	۱۲۰
۵۴	حبیب خدا کیا مقام آپ کا ہے	۱۲۳
۵۵	محسوس حق نے کی جو ضرورت رسول کی	۱۲۶
۵۶	بلاغت حسن کی کیا ہو بیاں اے نور ربانی	۱۲۸
۵۷	جن کے قدموں سے دو عالم میں بہار آئی ہے	۱۳۰
۵۸	چشم ظاہر میں معمہ تھی لطافت تیری	۱۳۳
۵۹	کچھ اور کھل گئی ہے حقیقت حجاب سے	۱۳۵
۶۰	جو کثرت و وحدت کو ہم دیکھ رہے تھے	۱۳۸
۶۱	ہے عارفوں کو اتنا ہی عرفان مصطفےٰ	۱۴۱
۶۲	اے رحمت کل ، اے فتح مبیں ، اے مظہر وحدت کیا کہیے	۱۴۳
۶۳	تھی مفہوم انا من نور میں گم آگہی اپنی	۱۴۵
۶۴	محبوب ذات مظہر حق لاکلام ہے	۱۴۸
۶۵	بلند و پست میں جو کچھ ہے سب انہی کا ہے	۱۵۰
۶۶	بتاؤں ان کی غلامی نے کیا دیا ہے مجھے	۱۵۲
۶۷	منور ہوگیا کل عالم امکاں جو تم آئے	۱۵۴
۶۸	سمجھ میں آئے کی کیا رفعت پرواز جاں میری	۱۵۶
۶۹	نگاہ شوق جب اس نور کے پیکر سے ملتی ہے	۱۵۸
۷۰	کھل کر حضور کی جو حقیقت ملی مجھے	۱۶۰
۷۱	حق کی تجلیات ہیں انوار مصطفےٰ	۱۶۲
۷۲	محمد عربی سر کن فکاں ہے وہی	۱۶۴
۷۳	اگر فرش زمیں پر گفتگو میں ان کا نام آئے	۱۶۷
۷۴	اویس سا ہو نبی کا اگر ہو مستانہ	۱۶۹
۷۵	اے جوہر حدوث والے واقف قدم	۱۷۱
۷۶	زیارت سے مشرف ہونے جب آئیں گے دیوانے	۱۷۳

۷۷	۱۷۵	عاشقانِ مصطفےٰ کا جب خدا ہے کارساز
۷۸	۱۷۷	ظہور نور سے ہے سر کن فکاں خاموش
۷۹	۱۷۹	صرف طیبہ میں ہے مسکن ایسا!
۸۰	۱۸۱	یاد بنی جو دل میں ہے گرداب کی طرح
۸۱	۱۸۳	مرحبا سید کل شاہ مدینہ و حجاز
۸۲	۱۸۵	جنت ہے وارفتہ اسی کی
۸۳	۱۸۷	لولاک سے ہے عالم امکان کائینات
۸۴	۱۸۹	دونوں عالم میں محمد ہی کی رعنائی ہے
۸۵	۱۹۱	ہر تعین کو حقیقت ہی کی تنویر سمجھ
۸۶	۱۹۳	وہ نور ذات جس کی ضو سے ہیں دونوں جہاں روشن
۸۷	۱۹۴	اولیں مقصد یزداں ہیں رسول عربی
۸۸	۱۹۷	مرکز واجب و امکان مدینے والے
۸۹	۱۹۸	انائے مطلق جب سر وحدت کا مقام آیا
۹۰	۲۰۰	قطعات آگہی کی یاد ـــــ عبد باقی
۹۱	۲۰۱	قطعات قلب نبی کی جلوہ گاہ
۹۲	۲۰۲	قطعہ نور حسن یوسف
۹۳	۲۰۳	نبوت سے ولایت تک

چند باتیں

مرے والد حضرت معز قادری الملتانی نور اللہ مرقدہ حیدرآباد دکن کے علمی ادبی اور دینی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ جامعہ عثمانیہ کے اولین دور کے طالب علم تھے۔ استاذ العلماء حضربت سید ابراہیم ادیب سے عربی کی، مولانا سید اشرف شمسیؒ سے فارسی کی، پروفیسر وحید الدین سلیم سے اردو ادب کی تحصیل کی۔ سرکاری ملازمت بھی کی۔ دربار شجیع سے پولیس ایکشن سے پہلے ۲۰ برس تک متعلق رہے۔ پولیس ایکشن سے پہلے ہی یہ ملازمت ختم ہوئی۔ ۱۹۵۴ء میں ایک بار پھر دربار شجیع سے تعلق قائم ہوا اور ۱۹۶۰ء کے لگ بھگ یہ سلسلہ چلتا رہا۔

اپنے پیرو مرشد حضرت سید شاہ اسمعیل حسینی قادری الملتانیؒ کے حکم پر حضرت محمود بحریؒ کی عروس عرفان اور حضرت خوب محمد چشتیؒ کی "امواج خوبی" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ ان ترجموں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نثر کا نثر میں اور نظم کا نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اب نایاب ہیں۔ عروس عرفان کے مقدمہ

میں اپنے بارے میں لکھتے ہیں۔

" ادب کا طالب علم ضرور ہوں ، کلام عروض معقول وغیرہ سے دلچسپی رہی ہے لیکن یہ باتیں اس وقت کی ہیں جب کہ حقیقت علم اور اس کی دشواریوں سے آگاہی نہ تھی۔ فکر صحیح مفقود تھی۔ وما اوتیتم من العلم الاقلیلا کی معنویت سے ذہن ناآشنا تھا لیکن جب رہبر صحیح نے آنکھیں کھول دیں۔ علمی پندار کا نشہ ہرن ہوا تو معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد۔ اب نہ علم ہے نہ علمی انانیت نہ کچھ یاد ہے نہ نسیان۔ صرف وہ سنگ در ہے اور یہ جبین نیاز۔

سبق ایسا پڑھادیا تو نے
دل سے سب کچھ بھلادیا تونے

از منطق وز حکمت جز عشق نہ فہمیدم
چند انکہ نظر کردم شبہا بہ کتاب اندر

(مقدمہ عروس عرفان)

حضرت کی ولادت ۱۹۰۵ء میں ہوئی اور ۲ / ذی قعدہ ۱۴۰۷ھ م ۲۹ / جون ۱۹۸۷ء دوشنبہ کو حیدرآباد میں انتقال فرمایا۔ تکیہ حضرت روشن دل یاقوت پورہ میں تدفین ہوئی۔

حضرت کا مشرب صلح کل تھا۔ اپنے مسلک پر سختی سے کاربند رہنے کے باوجود اختلافی امور میں شدت کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ سے استفادہ کرنے والوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے۔ قرآن مجید سے خاص شغف تھا۔ ایک عرصہ تک دارالشفاء حیدرآباد کی مسجد میں تفسیر بیان کرتے رہے۔ شہرت سے دور رہنا اور گمنامی کو پسند فرماتے تھے۔ زندگی بھر ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی، لیکن کبھی ان کو اپنے پاس محفوظ نہ رکھا تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل تھا، ان کی کہی ہوئی تاریخیں کچھ کتابوں میں کہیں کتبوں پر اور کچھ لوگوں کے پاس محفوظ ہیں۔ ایک زمانے سے ان کے چاہنے والوں کا تقاضہ تھا کہ کم سے کم حضرت کی نعتوں کو شائع کردیا جائے خصوصا حضرت خواجہ شوق سے جب بھی ملاقات ہوتی وہ اس طرف اصرار کے ساتھ توجہ دلاتے رہے۔ اللہ تعالی جزائے خیر دے ڈاکٹر اشرف رفیع صاحبہ کو جنھوں نے ان نعتوں کو بڑی محبت اور سلیقہ سے محفوظ رکھا تھا جب یہ مسودہ میرے سامنے آیا تو میں نے یہ سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے اس کو شائع کردینا چاہئے۔ چنانچہ "توفیق بصیرت" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالی اس کو قبول فرمائے۔

مصلح الدین سعدی

جولائی ۹۸ء
جدہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حمد باری تعالیٰ

تو وہ واجب کہ ہر ممکن تیری ہستی کا پردہ ہے
تو وہ حاجب کہ ہر پردہ سے ظاہر تیرا جلوہ ہے
مقید کردیا مطلق کو پھر کیا اس نے جانا ہے
مگر عرفان اس کا **ماعرفنا** جس کا نعرہ ہے
تو رہ کر پاس ذوقِ جستجو دیتا ہے طالب کو
ید بیضا بغل میں پھر بھی موسیٰ کو تمنا ہے
حجابِ حسن سے تیرے ہوئے یہ حادثے برپا
کہ یوسف آج بھی معصوم ہے رسوا زلیخا ہے
غلافِ کعبہ کو دیکھا تو یہ ظاہر ہوا مجھ پر
کہ کعبہ خود تیری موجودیت پر ایک پردہ ہے
معز صاحب نہ سمجھے خود کو کیا سمجھوگے خالق کو
جو غرقِ بحرِ عرفاں ہے وہ ابھرے گا نہ ابھرا ہے

اے محمدؐ مصطفےٰ! اے رب کے شہکارِ جمیل
اے نویدِ ابنِ مریم! اے تمنائے خلیل

عبدِ یکتا سے ملا ہے ذاتِ یکتا کا ثبوت
بن گیا تخلیق کا حاصل ہی خالق کی دلیل

آپ کا نقشِ قدم ہے منزلِ حق کا نشاں
آپ کی شانِ عبادت قربِ حق کی ہے سبیل

آپ ہی کا عشق، امت کے لئے خیرِ کثیر
بے محبت ہر عبادت کا صلہ زادِ قلیل

چشمِ رحمت آپ کی سرمایۂ صد مغفرت
عاصیوں کے گرد امیدِ شفاعت ہے فصیل

جنبشِ ابرو کے ہیں پابند یہ لوح و قلم
حرکتِ لب سے رواں تسنیم و کوثر سلسبیل

آپ کی معراج ۔ سرِّ قُربِ حق کی پردہ در
پیروی ہی آپ کی معراجِ مومن کی کفیل

انبیاءؑ میں آپ کی ہستی ہے بحرِ بیکراں
ہر نبیؑ اس بحر سے نکلی ہوئی ہے ایک جھیل

یاشفیع المذنبین اشفعی یوم الجزا
لیس للعاصی معز احد اسواک یاوکیل

یُتِمَّ نِعْمَتَه کہہ کے کہہ دیا سب کچھ
خدا نے اپنے محمدؐ کو دے دیا سب کچھ

عیاں نبیؐ سے ہوئی شانِ کبریا سب کچھ
نبیؐ کو جس نے لیا اس نے لے لیا سب کچھ

ہے ردِّ شمس کہ شقِّ قمر پہ کب محدود
محب نے کردیا محبوب کو عطا سب کچھ

شکم پہ باندھ کے پتھر بھی دی ہمیں تعلیم
وگرنہ ان کے تصرف میں تھا دھرا سب کچھ

ہزار معرکے دیکھے ہیں مثلِ بدر و حنین
جو تم نے چاہا تھا بالکل وہی ہوا سب کچھ

محبت آپ کی ایمان کی صداقت ہے
جسے یہ مل گئی قسمت سے پالیا سب کچھ

ہے اسمِ پاکِ محمدؐ ہی اپنا ورد **معز**
یہاں ، وہاں کے لئے ہے دوا ، دعا سب کچھ

زندگی اپنی سراپا ان کی رحمت کی کتاب
اور رحمت ہے خدا کے علم و حکمت کی کتاب

یہ زمیں و آسماں ہیں نورِ حضرتؐ کی کتاب
رازِ سربستہ ہے اک ان کی حقیقت کی کتاب

میری آنکھوں میں نبیؐ کے نور کی تحریر ہو
یاالٰہی دل بنے ان کی محبت کی کتاب

میں نے مانا ہے کتاب اللہ دستورِ حیات
مصحفِ رخ میرے آقاؐ کا ہے قدرت کی کتاب

پیر وِ شاہِ مدینہ کا بتائیں کیا مقام
سر سے پا تک وہ زمیں پر ہے بصیرت کی کتاب

آپ تو خیر الرسل ہیں آپ کی ہو کیا نظیر
بن گئے ہیں جب صحابہ خود ہدایت کی کتاب

پیر کی تصدیق کردہ ہے سند اپنی معز
حشر تک کام آئے گی یہ ربط و نسبت کی کتاب

☆

محمدؐ کے قدم سے ماسویٰ اللہ کا بھرم بدلا
شکستِ صورتِ اصنام سے رنگِ حرم بدلا

اذاں توحیدِ حق کی گونج اٹھی باطل کی وادی میں
ہدایت کی طرف گمراہ رہرو کا قدم بدلا

نبوت نے لگائی ضربِ کاری لا الٰہ سے
بنا اللہ کا گھر، دل جو تھا بیت الصنم بدلا

نگاہِ رحمتِ عالم نے دنیا ہی بدل ڈالی
دلوں کو نورِ ایمان و یقیں کرکے بہم بدلا

رسول اللہ کا امت پہ یہ احسان کیا کم ہے
جبینوں کا اگر رخ سوئے حق بدلا تو کم بدلا

غمِ دنیا کے بدلے دل کو بخشا ہے غمِ مولا
نبیؐ کی اک نظر سے زیست کا معیارِ غم بدلا

معز کے نفس نے تو معصیت کوشی کی حد کردی
مگر ہرگز نہ آقا کا وہ اندازِ کرم بدلا

آؤ فضائے نور کی کچھ گفتگو کریں
طیبہ کے ہوتے خلد کی کیا آرزو کریں

مئے خانۂ جمال کا در ہے کھلا ہوا
اپنے دلِ و نگاہ کو جام و سبو کریں

ہے ذرّہ ذرّہ دہر کا احساں سے فیضیاب
تشہیرِ عشقِ شاہِ رسل کو بہ کو کریں

چاروں صحابہؓ سنتے ہیں عکسِ رسول ہیں
تکمیلِ دید یہ ہے نظر چارسو کریں

کونین میں کہاں نہیں ان کی تجلّیاں
کس شئے میں ڈھونڈیں ان کو کہاں جستجو کریں

عشقِ نبی میں ٹپکیں جو آنکھوں سے اشکِ غم
ہر داغِ معصیت کی ملک شست و شو کریں

اب درمیاں میں پردہ دل بھی ہو کیوں معز
جو بھی کرم حضورؐ کریں روبرو کریں

پیکرِ نورِ قدم ، مہر کی تنویر نہیں
اک حقیقت ہے ، خیالی کوئی تصویر نہیں

ان کی تخلیق کا مفہوم ہے اک سرِّ ظہور
وجہِ تخلیقِ دوعالم کی یہ تعبیر نہیں

کُلَّ یَومٍ ھُوَ فِی شَاْن کی توجیہہ نہ پوچھ
رازِ مااَوحیٰ کی آساں کوئی تفسیر نہیں

ہو شکستہ کسی قوت سے یہ ہے امرِ محال
ربطِ محکم ہے یہ فولاد کی زنجیر نہیں

مدعا کی ہے پذیرائی بقدرِ نسبت
شکوہ بے جا ہے کہ کچھ آہ میں تاثیر نہیں

گرچہ معراجِ مقدر ہے مدینہ کا سفر
جاکے لوٹ آئیں تو یہ خوبیٔ تقدیر نہیں

ان کا منشا ہے **معز کن فیکون** کا جلوہ
وہ اگر چاہیں تو ممکن کوئی تاخیر نہیں

☆

شہِ لولاک اول ، رحمتہ للعالمیں آخر
یہ شہکارِ ازل اول کہیں ہے اور کہیں آخر

ہوئے ہیں انبیاء کی صف میں ختم المرسلیں آخر
کہ سارے انبیاء خاتم تھے آقاؐ تھے نگیں آخر

مکمل ہوچکا کارِ ہدایت شاہِ طیبہ سے
وَ اکملتُ لکم کی آئی نصِّ آخریں آخر

ہوا ارضِ حرم پر جب ظہورِ رحمتِ عالم
بڑھی ہے مرتبے میں آسمانوں سے زمیں آخر

نہ جانے کب سے دل میں تھی تمنائے قدم بوسی
شبِ معراج نکلی حسرتِ عرش بریں آخر

ظہورِ عبدِ کامل باعثِ ختمِ نبوت ہے
کہ پورا ہوگیا منشائے ربُ العالمیں آخر

مرے سرکار کا یہ قربِ او ادنی معمّہ ہے
نہ جانے حق سے تھے قوسین پر کتنے قریں آخر

فرشتہ بھی حریفِ تیزگامئ بشر کب ہے
ٹھٹک کر رہ گئے سدرہ پر جبریلِ امیں آخر

معز ربطِ غلامی نے شرف بخشا زیارت کا
کرم پر ہوگئے مائل مدینے کے مکیں آخر

نبوت کی فضائیں ہیں اسی کے نام سے روشن
دلِ انساں کو جس نے کردیا اسلام سے روشن

مری روشن دلی پر یہ اندھیرے روز جلتے ہیں
کہ یادِ طیبہ ہوجاتی ہے پہلی شام سے روشن

ضیائے لا الہ یہ ہے تو جلوہ رخ کا کیا ہوگا
ہزاروں دل ہوئے جب ان کے اس پیغام سے روشن

تجلّی التفاتِ خاص کی کیا رنگ لائے گی
ہوا ہر گوشۂ تاریک فیضِ عام سے روشن

تمہارے اعتبارِ فیض پر بنیادِ ایماں ہے
کہ ہر آغاز آتا ہے نظر انجام سے روشن

عمرؓ منبر پہ ہیں اور ساریہؓ کو دیکھ لیتے ہیں
نبیؐ نے کر دیا توحید کے اک جام سے روشن

کئی راہوں سے ملتی ہے تمہارے عشق کی منزل
کوئی آرام سے روشن کوئی آلام سے روشن

بنا نامِ محمدؐ عالمِ ایجاد کا عنواں
خدا نے کی ہے شمعِ اولیں اس نام سے روشن

معز جب سے سمجھ میں آگئی عظمت محمدؐ کی
ہوئے اسرارِ حق دل پر کئی اقسام سے روشن

☆

حسنِ سرکار کو نورِ ازلیّت کہئے
لب و رخسار کو رازِ ابدیّت کہئے

چشمِ مازاغ کی گہرائی کا ادراک کہاں
عجزِ ادراک کی حد میں بشریّت کہئے

فقر کو ان کے قناعت ہی کہیں اہلِ خرد
یہ جنوں کا ہے تقاضا صمدیّت کہئے

جملہ موجودِ اضافی کی حقیقت ہیں وہی
اس حقیقت کو بھی رسماً عدمیّت کہئے

قابلِ محض ہے جب نورِ محمدؐ کا ظہور
کس کی مرضی کہیں اور کس کو مشیّت کہیئے

مری وابستگی ہے علمِ ازل کا صدقہ
اقتضا کہئے کہ افتادِ طبیعت کہئے

حاصلِ آئینۂ عبد ہے جب رَاءَ الْحَقْ
باطنِ عبد کو عکسِ احدّیت کہئے

عشقِ سرکارِ مدینہؐ بھی عطائے حق ہے
کہئے خوش بختی اسے یا کہ ودیعت کہئے

عارفِ حق ہے وہی جس کو ہے عرفانِ حضور
اس عنایت کو معز خوبیِ قسمت کہئے

کس نے دیکھی تھی تجلّیٔ نظر ایسی کبھی
جگمگائی نہ تھی ہر راہ گزر ایسی کبھی

لبِ حضرتؐ سے جو توحید کا دریا ابھرا
کفر کی نبض نہ ڈوبی تھی مگر ایسی کبھی

اک اشارہ میں تھا افلاک پہ لرزہ طاری
کوئی انگلی نہ اٹھی سوئے قمر ایسی کبھی

ہوا جس صبح کو سرکارِ مدینہؐ کا ظہور
چشمِ افلاک نے دیکھی نہ سحر ایسی کبھی

حق کے پیغامِ مجسّم کی تھی تاثیر عجیب
روحِ باطل نہ ہوئی زیر و زبر ایسی کبھی

ہفت افلاک تھے گردِ رہِ شاہ والا
وقت نے دیکھی بھی پروازِ بشر ایسی کبھی

ہم کو جو لطف ملا دردِ محبت میں ملا
پائے لذت نہ معز قلب و جگر ایسی کبھی

☆

شہِ لولاک رازِ کُنۡ فَکَانۡ تخلیق کا منشا
وقارِ حضرتِ آدم شعورِ عَلَّمَ الۡاَسۡمَاءَ

انہی کا نور، اِنِّی جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ کا مبداء
انہی کا ہے ظہورِ آخری سرچشمۂ طٰہٰ

وہ جس کے قرب کی منزل پسِ پردہ پسِ پردہ
دَنٰی فَتَدَلّٰی اس پہ قاب قوسین اس پہ اَوۡ اَدۡنٰی

ہر اک ذرّہ یہاں ان کی عمومیت کا ہے حامل
خصوصیت کی شاہد صرف ان کی ذات ہے تنہا

نگاہِ قدسیاں بھی ان کے چہرے تک کہاں پہنچی
کہ فرشِ کہکشاں پر مہر و مہ ان کے ہیں نقشِ پا

بہ شانِ رحمتِ عالم رسالت تو ہوئی ظاہر
مگر اب تک بھی ان کی عبدیت ہے سرِّ مَآ اَوْحیٰ

نگاہِ ناز کی پابند جنت بھی جہنم بھی
توجّہ ان کی لِلْیُسْریٰ تغافل ان کا لِلْعُسْریٰ

حجابِ حسن سے ان کے ہوئی یہ عالم آرائی
ادائے بے حجابی ہی سے ہوگا حشر بھی برپا

معز سرکارؐ نے کیا دیکھا ہوگا جا کے سدرہ پر
کہ خود منجملۂ آیاتِ حق ہیں آیتُ الْکُبریٰ

اے مظہرِ نورِ حسنِ ازل ، اس حسن کا نقشہ کیا ہوگا
پردے پہ تڑپ جاتی ہے نظر بے پردہ وہ جلوہ کیا ہوگا

موسیٰ کے اڑے ہیں ہوش ادھر جل کر ہوا سرمہ طور ادھر
مازاغ کی لائے کون نظر جلوے کا تقاضا کیا ہوگا

مطلق کو مقیّد پا نہ سکا ، تا عرش کوئی بھی جا نہ سکا
کونین تصدق آنکھوں پر ، نظروں کا نظارا کیا ہوگا

وہ چاہیں تو مہر پلٹ آئے چاہیں تو قمر شق ہوجائے
ہر بات ہے ان کی کُنْ فَیَکُوْن ابرو کا اشارہ کیا ہوگا

آئیں گے قیامت میں آقا ، امت کو لئے جب پیشِ خدا
ہے محو نظارا ربِّ عُلا اب اور تماشا کیا ہوگا

کونین میں ان کی تصویریں ظاہر ہیں انھی کی تنویریں
جب صورتِ شئے خود پردہ ہے اس نور کا پردا کیا ہوگا

ہے نارِ جہنم نقصِ یقیں ہے اپنا یقیں فردوسِ بریں
جب اذنِ شفاعت ہے ازلی اب اس میں اضافہ کیا ہوگا

ہر نقش نگارش ہے ان کی رحمت ہی کی بارش ہے ان کی
ہر شئے میں نمائش ہے ان کی ۰ اللہ کا منشا کیا ہوگا

اس دامنِ رحمت کا صدقہ تقدیرِ معز بن کر چمکا
انوارِ محمدؐ سے بڑھ کر مرقد میں اجالا کیا ہوگا

ذاتِ کَنزاً مخفیا نے کیا تماشا کردیا
خود نہاں ہوکر محمدؐ کو ہویدا کردیا

پردہ صورت میں ڈھل کر آگئی بے صورتی
دیکھئے اعجازِ کن پنہاں کو پیدا کردیا

آپ ہیں مصداق اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی
آپ ہی کی ذات نے تکمیلِ منشا کردیا

ابتدا تھی آپ کی کُنْتُ نَبِیًّا سے مگر
منزلِ قوسین نے ہر کام پورا کردیا

خالقِ عالم نے تنظیمِ دوعالم کے لئے
آپ ہی کو مقصدِ اِنَّا فَتَحْنَا کردیا

تھا کمالِ جلوۂ مطلق کا مقید میں ظہور
اک نگاہِ فیض نے قطرہ کو دریا کردیا

ذات نے خود کردیا فعلِ نبی کو فعلِ حق
مَارَمَیْتَ کہہ کے سارا راز افشا کردیا

آپ کی عظمت خدا نے خود بیاں کی اس طرح
آپ کی طاعت کو ہی فَوْزاً عَظِیْما کردیا

تھا احد احمدؐ میں حائل میم کا پردہ مگر
خود نقاب اپنا الٹ کر ہم کو رسوا کردیا

☆

بلاحُبِّ محمد مصطفیٰؐ کچھ بھی نہیں ملتا
نجات و مغفرت، جنت، خدا کچھ بھی نہیں ملتا

قل اِنْ کُنْتُم تُحِبُّوْنَ سے عظمت ہوگئی ظاہر
بغیرِ اتباعِ نقشِ پا کچھ بھی نہیں ملتا

یہی تو رہنمائے راہِ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم ہیں
جو دامن چھوڑدے سرکار کا کچھ بھی نہیں ملتا

انہی کے نور کے جلوے ہیں ساری بزمِ امکاں میں
انہی کا ہے بھرم اپنا پتا کچھ بھی نہیں ملتا

خدا معطی ہے لیکن قاسمِ نعمت یہی تو ہیں
اگر ان کا نہ ہوتا واسطا کچھ بھی نہیں ملتا

نبوت سب سے اول ہے رسالت سب سے آخر ہے
سوا کُنْتُ نَبِیاً کے پتا کچھ بھی نہیں ملتا

حقیقت میں معز من کی حقیقت رازِ وحدت ہے
کہ رازِ ابتدا و انتہا کچھ بھی نہیں ملتا

مفہومِ مِثْلُکُم ہے معمہ حضورؐ کا
کیا ذکرِ مثل سایہ نہ دیکھا حضورؐ کا

ہے رازدار ، دیدۂ بینا حضورؐ کا
دیکھا ہے سیدہ ہی نے جلوہ حضورؐ کا

کیا غیب کیا حضور نگاہِ حضورؐ میں
حاصل ہے غیب میں بھی تماشا حضورؐ کا

ہر صبح ان کے حسنِ تبسم کی ہے ضیا
ہر رات عکسِ گیسوئے زیبا حضورؐ کا

اک خالِ رخ کا عکس ہے یوسف کا حسن بھی
نورِ قدم ہے ورنہ سراپا حضورؐ کا

فردوسِ اہلِ دل لب و دنداں کا ارتسام
خلدِ نظر ہے نقشِ کفِ پا حضورؐ کا

گفتارِ پاک سے ہے خجل موجِ سلسبیل
کردار خود ہے مصحفِ گویا حضورؐ کا

عرشِ بلند اٹھ کے قدمبوس ہوگیا
کتنا بلند ہے قدِ بالا حضورؐ کا

از ابتدائے **کُنْتُ نَبِیاً** ظہور تک
ظاہر ہے ہر نبی سے تماشا حضورؐ کا

ہو نارِ گلستاں کہ بنے چوبِ اژدھا
یہ سب قسم خدا کی ہے صدقا حضورؐ کا

دیکھیں بہرمقام انہی کی تجلّیاں
دیکھا بہرزماں ہے زمانہ حضورؐ کا

تفصیل و جمع ، کثرت و وحدت کے درمیاں
اک مرتبہ ہے برزخِ کبریٰ حضورؐ کا

ہوتا جو ان کے ساتھ یا پہلے تو جانتا
جز ذاتِ حق ہے کون شناسا حضورؐ کا

تحریرِ لوح وسعتِ علمی کی ہے دلیل
ہر جنبشِ قلم میں ہے منشا حضورؐ کا

نسبت قدومِ پاک کی ہے وجہِ افتخار
میں بھی **معز** ہوں نقشِ کفِ پا حضورؐ کا

☆

کہاں ہے اب کوئی ہمسر شہِ لولاک کے قد کا
یہ سارا عالمِ امکاں تصدق ہے محمدؐ کا

ہوا جب عبدیت کی حد میں ظاہر نور ․ان حد کا
اَنَا بَشَرٌ ہی پردہ بن گیا روئے محمدؐ کا

محمدؐ احمدؐ و حامدؐ بھی خود، محمود بھی خود ہیں
دو طرفہ ربط بھی اک رمز ہے میمِ مشدد کا

حقیقت آپ کی سرِّ انائے مطلقہ بھی ہے
عبودیت مگر اک منتہیٰ ہے حق کے مقصد کا

نمود لالہ و گل نقشِ ذراتِ مدینہ ہے
بہارِ گلشنِ امکاں ہے پرتو سبز گنبد کا

وسیلہ آپ کا ہے درمیاں اللہ بندے میں
نہ ہوتے آپ تو کیا ربط مطلق سے مقیّد کا

تعجب کیا زمیں پر کعبۂ اہلِ یقیں ہے یہ
کہ نازِ عرشِ اعظم نقش ہے پائے محمدؐ کا

درودوں اور سلاموں کی ہے بارش آسمانوں سے
لبِ امت پہ جس دم نام آیا ہے محمدؐ کا

معز کیا کہیئے کتنا فیض میرے لب نے پایا ہے
سمجھ کر میں نے جب بوسہ لیا ہے سنگِ اسود کا

☆

نورِ نبی ہے عینِ نظر خود بنا ہوا
اس پر ہے پردہ صورتِ شئے کا پڑا ہوا

خود شدتِ ظہور نے مستور کردیا
ظاہر ہے اس نہج سے کہ گویا چھپا ہوا

جس کو ملی ہے صاحبِ اسریٰ کے در کی خاک
اس آنکھ سے ہے پردۂ عظمت اٹھا ہوا

پوچھے کوئی اسی سے، تری دید کے مزے
جس سے فرازِ عرش ترا سامنا ہوا

کچھ لوگ خوش ہیں دریا سمندر سے جاملا
تشویش ہم کو یہ ہے کہ کس دن جدا ہوا

وحدت کا ایک راز ہے نورِ محمدیؐ
جس نے مٹایا خود کو وہی آشنا ہوا

احساس میں نگاہ میں ہر لمس میں ہو تم
ہرجا مگر گمان ہے حائل بنا ہوا

نسبت جسے نہیں اسے کیا بار مل سکے
اس راہ میں یقین مگر رہنما ہوا

فکر و نظر طواف ہی کرتے رہے **معز**
سچ پوچھئے تو نعت کا کیا حق ادا ہوا

ظہورِ ختمِ رسل کا ہے ارتسام نیا
ہے کم نظر کے لئے یہ مہِ تمام نیا

ہے ان کے حسن کا انداز صبح شام نیا
ہو ذوقِ دید بھی اپنا بالالتزام نیا

نگاہِ طائرِ سدرہ بھی آج حیراں ہے
اٹھایا عرش کی جانب نبیؐ نے گام نیا

خرد نہ جاسکی مازاغ کی صرافت تک
نہ دیکھنے کا تراشا ہے اتہام نیا

اشارہ اہلِ نظر کو یہ دے گئی معراج
ملا ہے قرب کا امت کو یہ مقام نیا

بیان کیا ہو وَمَا یَنْطِقُ کی اب تفسیر
نبیؐ کے لہجہ میں حق نے کیا کلام نیا

نگاہ، روئے محمدؐ سے ہٹ نہیں سکتی
یہاں حدوث و قدِم کا ہے انضمام نیا

مقام کُنْتُ نَبِیًّا سے تالَقَدْ جَآءَ کُم
بنایا نورِ محمدؐ نے ہر مقام نیا

تڑپ کے ساتھ بجائے فغاں ہو نعتِ نبیؐ
معز کو عشق نے بخشا ہے آج کام نیا

سراسر نورِ حق سے تھا جسد روشن محمدؐ کا
بنیؑ ہے رحمتِ حق اس پہ پیراہن محمدؐ کا

گھٹا رحمت کی چھائی گیسوئے مشکیں بکھرتے ہی
تبسّم لب پہ آیا جاگ اٹھا، گلشن محمدؐ کا

دوعالم استفادہ کررہے ہیں اس خزانے سے
مگر جتنا تھا اتنا ہی رہا خرمن محمدؐ کا

محمدؐ کا تو ان کی آل سے ہے سلسلہ جاری
مگر ہے آج بےنام و نشاں دشمن محمدؐ کا

اگر یہ شرک ہے، اس شرک میں مرنا سعادت ہے
نہ چھوٹے ہاتھ سے اے دل کبھی دامن محمدؐ کا

چھپا تھا قبلِ آدم پردۂ کُنْتُ نَبِیًّا میں
محمدؐ سے بھی پہلے نور تھا روشن محمدؐ کا

محمدؐ کو نہ پایا جس نے وہ کیا پائے گا رب کو
خدا والا اگر بننا ہے، پہلے بن محمدؐ کا

معز فکر و نظر پر بےگماں ان کا تسلّط ہے
مری ہستی کے گردا گرد ہے بندھن محمدؐ کا

☆

مفہوم یہ ہے کُنْتُ نَبِیًا کی صدا کا
آغاز محمدؐ سے ہوا سرِّ انا کا

نور آیا ہے سانچے میں رسالت کے جو ڈھل کر
گر سمجھوں بشر شائبہ پیدا ہو خطا کا

سرکار کی تعلیم سے جنت کی ہے رونق
جنت پہ بھی احساں ہے مدینہ کی ہوا کا

دل عرش ہے لیکن وہی دل عرش ہے شاید
جس دل پہ نشاں ثبت ہوا ان کے کفِ پا کا

فانی جو نبیؐ میں ہوا وہ حق کا ولی ہے
خلوت میں اسی کی ہے سماں غارِ حرا کا

نہلایا ہے خود اپنے نواسوں کو لہو میں
مفہوم دیا یوں ہمیں تسلیم و رضا کا

سورج کو جو لوٹا دے جو شق چاند کو کر دے
ہے آپ سا بندہ بھی کوئی اور خدا کا ؟

اللہ رے اس نقشِ کفِ پا کی تجلّی
ہر ذرّہ چمک اٹھا ہے اب راہِ ہدیٰ کا

مشکل ہے معز آلِ محمدؐ کو سمجھنا
اک گوشہ ہے یہ فاطمہ زہرا کی ردا کا

یاد میں آقا کی رو اور آنکھ میں ساون بنا
یعنی اس ویرانۂ ہستی کو اک گلشن بنا

دل سے باہر پھینک دے اب ماسوا کا ہر خیال
صرف اس کو ان کے ذکر و فکر کا مسکن بنا

کیا ہے ایماں یہ بتا عشقِ محمدؐ کے سوا
ہاں جلا شمعِ محبت نور کا تن من بنا

ہے مدینے کے تصوّر ہی سے دل کعبہ ترا
ان کے نقشِ پا سے اس کو عرش کا آنگن بنا

ان کے کوچے ہی میں اپنی روح کا بستر لگا
یاد ہی کو ان کی اے دل اپنا پیراہن بنا

تجھ کو جینا ہے تو بس ان کے تصور ہی میں جی
کر دعا اللہ سے طیبہ میں ترا مدفن بنا

تیری آنکھوں کی بصیرت کا ہے یہ واحد علاج
خاکِ طیبہ ہی سے اپنی چشم کا انجن بنا

کیا ہیں اسرار و حقائق ، حق نظر آجائے گا
اک تجلّیِ رخِ سرکار کو درپن بنا

ڈوب جا اتنا معز ان کے خیالِ نور میں
جس پہ پڑجائے نظر اس کو دلِ روشن بنا

شعورِ سرِّ انا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟
کوئی حبیبِ خدا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

بغیر حدِّ مکاں آسکا نہ کوئی نبی
نبی ہر دوسرا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

فرازِ عرشِ بریں اور حق کی دعوت پر
بتاؤ کوئی گیا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

وہ جس کے نور کا صدقہ ہوں عرش و لوح و قلم
ازل سے کوئی ہوا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

حیات جس کی تجلّی میں طے کرے منزل
اب ایسا نورِ ہدیٰ بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

خدا کے سامنے محشر میں عاصیوں کے لئے
دہن کسی کا کھلا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

یہ مَنْ رَاٰنِی کا ارشاد لن ترانی کے بعد
کسی سے تم نے سنا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

وما رَمیتَ سے خود حق نے راز عینیت
کسی پہ فاش کیا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

حصولِ رحمت و غفران ہر خطا کے لئے
کوئی وسیلہ بنا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

قدومِ پاک کی نسبت ہی زندگی ہے معز
کوئی سہارا ترا بھی ہے مصطفےٰ کے سوا ؟

ڈھلا ہے صورتِ احمدؐ میں شاید نور وحدت کا
نہ کوئی عکس صورت کا نہ سایہ ان کی قامت کا

بنا ہے **لا الہ** تمہید، توحید و رسالت کا
یہی تو درسِ اول ہے دبستانِ نبوت کا

عمل سرکار کا شاہد بنا ہے ان کی عظمت کا
خدا کی ہر عطا پر بڑھ گیا جذبہ عبادت کا

قدم ہے فرش پر اک، دوسرا عرش معلیٰ پر
کرے گا کون اندازہ رسول اللہ کی قامت کا

ادا کیا شکریہ ہو آپ کی شانِ رسالت کا
نہ کوئی ایسی صورت کا نہ کوئی ایسی سیرت کا

فَاَوْحٰی ہے اِلیٰ ہے عَبْدِہٖ ہے پھر ہے مااوحٰی
بنی ہے عبدیت منشا محمدؐ کی حقیقت کا

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی قرب کی منزل
پتہ دیتا ہے اس منزل کا ہر سجدہ نبوت کا

یہ ہے وہ عبد جس کے پاؤں چومے عرش اعلیٰ نے
نبی وہ جس کے سر پر تاج رکھا ہے شفاعت کا

معز بے بندگی قرب خدا کی آرزو باطل
محمدؐ مصطفےٰ کی پیروی ہے راز نسبت کا

☆

قلبِ آدم میں خَلَقْنَا کا لطیف القا ہیں آپ
نوح کی کشتی پہ وجہِ فضلِ نَجَّینَا ہیں آپ

نور کی تنویر ہیں یا نور کا مبدا ہیں آپ
چشمِ عارف میں تحیّر ہے، نہ جانے کیا ہیں آپ

عبد و رب کے درمیاں اک برزخِ کبریٰ ہیں آپ
سرِّ وحدت ہیں، کہیں جلوہ، کہیں پردہ ہیں آپ

نسخۂ اخراجِ باطل مرکز تاسیسِ حق
نقطۂ معراج سُبحَانَ الَّذِیْ اَسریٰ ہیں آپ

آرزوئے قلبِ ابراہیم عیسیٰ کی نوید
آبروئے موسیٰ عمراں یدِ بیضا ہیں آپ

گیسو و رخ سے ہے قائم اعتبارِ روز و شب
وَالضُّحیٰ ہیں آپ وَاللَّیلِ اِذَا یَغْشیٰ ہیں آپ

آپ ہی کے نور سے روح و مثال و جسم ہیں
جلوۂ موجود کا مشہود سراپا ہیں آپ

ذاتِ حق لیس کَمِثلِہٖ آپ بھی ہیں بے مثال
خالقِ یکتا کے گویا بندۂ یکتا ہیں آپ

عام میں خیرالبشر نبیوں میں خیرالانبیاء
سب میں شامل ہو کے ازروئے شرف تنہا ہیں آپ

رازیوں اَلفَقرُ فَخرِی کا ہوا ہے آشکار
ذاتِ مستغنی عن العالم کا استغنا ہیں آپ

میں برائے نام اک عنوانِ ہستی ہوں معز
ورنہ حق یہ ہے کہ کل ہستی کا افسانہ ہیں آپ

☆

ہوگئے ختمِ رسل حق سے قریں آج کی رات
بڑھ گئی چرخ سے رتبہ میں زمیں آج کی رات

عبد و معبود میں پردہ ہی نہیں آج کی رات
ایک ہے فرش نشیں، عرش مکیں آج کی رات

ہے سرِ فرش محمدؐ کا اگر نقشِ جبیں
عرش پر ہے اثرِ پائے حسیں آج کی رات

برف دریا میں جو گھل جائے تو دریا ہوجائے
گم ہوا مہر میں یوں ماہِ مبیں آج کی رات

عبد و رب منزلِ قوسین میں جب ایک ہوئے
اک تحیّر میں ہے گم عرش بریں آج کی رات

قاصدِ سدرہ سواری کو لے آیا ہے براق
منتظر دید کا ہے عرش نشیں آج کی رات

شانِ تشبیہ کا تنزیہہ سے الحاق ہوا
دھوکا کھا جائے بصیرت نہ کہیں آج کی رات

پاس بلوا کے محمدؐ کو بتایا رب نے
خاتمِ ختمِ نبوت کا نگیں آج کی رات

لے کے آغوشِ دنیٰ میں یہ کہا خالق نے
ہے محمدؐ سے کوئی بڑھ کے حسیں آج کی رات

سدرۃ المنتہیٰ تھی آخری حدِّ پرواز
آگے بڑھ سکتے نہیں روح الامیں آج کی رات

کچھ **معز** کو بھی ملے صدقۂ معراج حضورؐ
حق نے بخشی ہے تمہیں فتحِ مبیں آج کی رات

☆

حاصل ہے حق سے دوست کو قربِ کمالِ دوست
لوح و قلم جھکے ہیں پئے انتشالِ دوست

حقدار اور کون تھا ذات و صفات کا
علمِ ازل میں آیا ہے پہلے خیالِ دوست

محبوبیت حضورؐ کی تسلیم ہوگئی
کل انبیاءؑ سے پہلے اٹھا ہے سوالِ دوست

اللہ جانتا ہے مراتب حضورؐ کے
پوچھو نگاہِ دوست سے جاہ و جلالِ دوست

معطی کے سب خزانے ہیں قاسم کے ہاتھ میں
ہیں آپ ہی وسیلۂ بذل ونوالِ دوست

قوسین کا مقام بھی کتنا عجیب تھا
سب کو حبیبِ دوست پہ تھا احتمالِ دوست

ظاہر ہے مَارَمَیْتَ وَمَایَنْطِقُ سے شان
ہر قول و فعلِ دوست ہے عکسِ جمالِ دوست

حاصل جو لِی مَعَ اللّٰه کا قربِ دوام ہے
رنجِ فراقِ دوست نہ شوقِ وصالِ دوست

آئینِ حق رسی بھی ہے دستورِ دیں بھی ہے
متنِ کتابِ دوست ہے سب قیلِ و قالِ دوست

مطلوب متن کی ہو اگر شرح تو سنو
الفاظ قالِ دوست ہیں مفہوم حالِ دوست

سن لے ذرا **معز** کی تمنائے آخری
یارب ہو اس کی خاک سدا پائمالِ دوست

سر بسر واقفِ حالات ہے معراج کی رات
یعنی سرکار کی ہر رات ہے معراج کی رات

قوسِ تنزیہہ کا تشبیہہ سے اتمام ہوا
عبد کی رب سے ملاقات ہے معراج کی رات

نامِ احمدؐ میں تھا اک میم کا پردہ زائد
شبِ اسقاطِ اضافات ہے معراج کی رات

قابلیات کا کیا ذکر کہ تھے سلب صفات
شاہدِ مرتبۂ ذات ہے معراج کی رات

قربِ او ادنیٰ ہے ادراک کی سرحد سے پرے
یعنی بے حرف و صدایات ہے معراج کی رات

ہوا ارشاد کہ معراج ہے مومن کی نماز
حق کی اک دائمی سوغات ہے معراج کی رات

ہوگئی عظمتِ محبوب کی تشہیر اس سے
اک شبِ رفعِ درجات ہے معراج کی رات

کاشفِ اہلِ یقیں حاجبِ اربابِ گماں
شانِ صدیق کا اثبات ہے معراج کی رات

صاف ظاہر ہے **الی عبدہ مااوحی** سے
درجِ سربستہ اشارات ہے معراج کی رات

عالمِ خلق کو اندازہِ رفتار کہاں
امرِ کن کی یہ کرامات ہے معراج کی رات

شخص شاہد ہے اگر عکس ہے مشہود **معز**
درمیاں صورتِ مُرات ہے معراج کی رات

کونین کا مبداء قدِ دلجوئے محمدؐ
قوسین کا نقشہ خمِ ابروئے محمدؐ

والشمس کی تنویر ہے یہ روئے محمدؐ
واللیل کی تفسیر ہیں گیسوئے محمدؐ

ہے رحمتِ کل قامتِ خوش روئے محمدؐ
ہے ابرِ کرم سایۂ گیسوئے محمدؐ

وہ خود ہیں نظر، ان کو نظر پائے گی کیسے
ہے منزلِ معراج نظر روئے محمدؐ

مل جاتے ہیں دو قوس حدوث اور قدم کے
معراج کا جلوہ ہیں دو ابروئے محمدؐ

حم و یسین ہے نورِ لب و دنداں
مازاغ ہیں دو چشمِ سمن بوئے محمدؐ

اب فرش نشینوں کی ہے دشوار رسائی
ہے عرش کے مالک کی نظر سوئے محمدؐ

ہر ذرّہ ہے اس خاک کا اک طورِ تجلّی
ہے مرکزِ انوارِ قدم کوئے محمدؐ

تھے زیست میں بوبکرؓ و عمرؓ شانہ بہ شانہ
اور آج بھی ہیں پہلو بہ پہلوئے محمدؐ

اک بُوسے تو یعقوبؑ نے پائی تھی بصارت
لوٹ آئے بصیرت جو ملے بُوئے محمدؐ

حیران ہیں جبریلؑ معز غارِ حرا میں
مصحف بھی ہے اور سامنے ہے روئے محمدؐ

شہودِ ذات کی تمجید ہیں مرے سرکار
نمودِ خلق کی تمہید ہیں مرے سرکار

جنونِ شوق کی تائید ہیں مرے سرکار
بہ شرطِ تابِ نظر دید ہیں مرے سرکار

بغیر آپ کے ممکن نہ تھا ظہورِ کلام
کلام حق کا ہے ، تجوید ہیں مرے سرکار

اب ان کی دید ہی دیدِ جمالِ مطلق ہے
سراپا معنیٔ توحید ہیں مرے سرکار

بہ ہر مقام ہیں اثباتِ صدق و حق کی دلیل
ہر اک فریب کی تنقید ہیں مرے سرکار

ہے عبد و رب سے بیک وقت اتصال ان کا
خود اپنے میم کی تشدید ہیں مرے سرکار

ہیں ربط و فرق پہ موقوف جنت و دوزخ
وعید ہیں تو کہیں عید ہیں مرے سرکار

قِدم میں ان کی حقیقت بہ شانِ مطلق ہے
حدوث میں مری تقلید ہیں مرے سرکار

کہیں ہیں اولِ خلق اور کہیں ہیں ختمِ رسل
ہر آن صورتِ تجدید ہیں مرے سرکار

بہ ہر لحاظِ شرف انبیاء میں یکتا ہیں
خود اپنی مثل کے تردید ہیں مرے سرکار

میں جی رہا ہوں **معز** بس اسی سہارے پر
مری نجات کی امید ہیں مرے سرکار

☆

ہستی کا کل نظام ہے مے خانۂ حضورؐ
ہے بادہ لا الٰہ بہ پیمانۂ حضورؐ

تخلیق ہے زِنورِ کریمانۂ حضورؐ
ہر شئے بقدرِ ظرف ہے پیمانۂ حضورؐ

سمجھو اسی کا ہوش مکمل ہے بے گماں
جس کو کیا ہے عشق نے دیوانۂ حضورؐ

جو چاہے آکے کرلے مداوائے روح و دل
دائم کھلا ہوا ہے شفاخانۂ حضورؐ

ہے ابتداء ازل سے ابد پر ہے اختتام
دو لفظ ہی میں ختم ہے افسانۂ حضورؐ

ہے ان کی جلوہ گاہ کا دربان جبریلؑ
کیا ہے مقامِ سدرہ جلوخانۂ حضورؐ

تاریخِ رزمِ دہر کا ہے مستقل ورق
وہ بدر کا سلوکِ رحیمانۂ حضورؐ

رب نے دیا خطاب سراجِ منیر کا
شایانِ شمع چاہیئے پروانۂ حضورؐ

جن کی تجلیوں سے درخشاں ہیں شش جہت
روشن ہیں پنج مہر بہ کاشانۂ حضورؐ

لائے ہیں چار چاند بھی سرکار بہرِ رب
یہ پیش ہوگا حشر میں نذرانہ حضورؐ

عقبیٰ میں لاج رکھ لی ہے اللہ نے معز
کام آگیا جو لطفِ قدیمانہ حضورؐ

نبوت ختم ہے تم پر رسالت ختم ہے تم پر
خدائے لم یزل کی ہر عنایت ختم ہے تم پر

تمہارا نور ہی ہے نقطۂ آغاز اَمرِ کُن
ظہورِ ذات کی ہر قابلیت ختم ہے تم پر

ادھر قوسین کا جلوہ ادھر ہے عبدیت پردہ
نیاز و ناز کی ہر ایک عظمت ختم ہے تم پر

حدیثِ لِی مَعَ اللّٰہ ہے اگر معیارِ عبدیت
قسم معبود برحق کی عبادت ختم ہے تم پر

تمہی کُنْتُ نَبِیًّا سے ہو تا نص اَنَا بَشَر
تمہی سے ابتداء ہے اور نبوت ختم ہے تم پر

خدا کے نام کا کلمہ پڑھا ہے سنگریزوں نے
وہ شہرِ علم ہو درسِ ہدایت ختم ہے تم پر

امین و صادق و حق گو تمہیں باطل نے مانا ہے
امانت ختم ہے تم پر صداقت ختم ہے تم پر

امام الانبیاء ، خیرالرسل اور رحمتِ عالم
بہرصورت ، بہررخ ہر فضیلت ختم ہے تم پر

معز جیسے سراپا معصیت کو یاد فرمایا
ثبوت اس بات کا ہے شانِ رحمت ختم ہے تم پر

☆

چشمِ فلک ہے کیوں متحیّر زمین پر
نورِ قدم کا اترا ہے پیکر زمین پر

دیکھا ہے جب سے روئے پیمبر زمین پر
اس دن سے ہیں فدامہ و اختر زمین پر

سمجھے ہیں جس کو گنبدِ خضرا تمام لوگ
وہ عرش کا ہے عکسِ مطہّر زمین پر

آیا نظر جو نقش کفِ پا حضور کا
گردوں کی رفعتوں کا جھکا سر زمین پر

رتبہ میں بڑھ گئی ہے زمیں آسمان سے
آیا نہ آپ سے کوئی بہتر زمین پر

بعدِ ظہورِ ختمِ رسل ہے یہ اہتمام
پہرہ ہوا ملک کا مقرر زمین پر

اک ذات بعدِ حق ہے محمدؐ ہے جس کا نام
مخلوق میں ہے سب سے معمّر زمین پر

جبریل کیوں نہ آتے بشر ہی کے روپ میں
ہیں صورتِ بشر میں پیمبر زمین پر

محبوبِ حق کا جب سے یہ مسکن بنی معز
ہے التفاتِ خالقِ اکبر زمین پر

☆

فیضِ اقدس کا ہیں اک مبداء ترسیل حضورؐ
سرِّ تخلیقِ دوعالم کی ہیں تاویل حضورؐ

عالمِ امر کا ہیں مصدرِ تنزیل حضورؐ
عالمِ خلق کا ہیں نقطۂ تکمیل حضورؐ

محتشم ذاتِ الٰہی کا ہے حرفِ آغاز
مختتم علمِ الٰہی کی ہیں تخئیل حضورؐ

سارے اوصاف کا اجمال ہے ذاتِ واحد
قابلیاتِ الٰہی کی ہیں تفصیل حضورؐ

دہر پر معجزۂ شقِ قمر سے یہ کھلا
کرتے ہیں ہئیتِ تکوین بھی تبدیل حضورؐ

عالمِ غیب و شہادت کا اجالا ہیں یہی
شمعِ امکاں بھی ہیں اور عرش کی قندیل حضورؐ

دونوں عالم کے ہر ایک جزو کی تنظیم ان سے
حق کی ہر علتِ غائی کی ہیں تعلیل حضورؐ

منبسط اتنے کہ ہر شئے سے عیاں آپ کا نور
منفرد ایسے کہ آپ اپنی ہیں تمثیل حضورؐ

بس کہ دشوار تھی یہ رہگزرِ نعت معز
بن گئے لطف سے خود باعثِ تسہیل حضورؐ

☆

یہ ہے بابِ مصطفےٰ لازم ہے اے دل احتیاط
ہر تڑپ میں بھی تجھے کرنی ہے شامل احتیاط

رہروِ طیبہ ! رہیں ملحوظ آدابِ سفر
ہر قدم پیشِ نظر ہوتا بہ منزل احتیاط

مدعائے دل سے اس کے کیا نبیؐ واقف نہیں
عرضِ مطلب سے کرے اس در پہ سائل احتیاط

دیکھ کر روضہ کو سوچا تھا کہ چیخوں گر پڑوں
بن گئی ہے ان تمناؤں کی قاتل احتیاط

بزمِ خیرالانبیا میں ، انبیا تک ہیں خموش
خود سکھا دیتا ہے سب کو رعبِ محفل احتیاط

کشمکش سی کشمکش ہے المدد یا مصطفےٰ
دل مصر نالوں پہ ، خاموشی پہ مائل احتیاط

ڈگمگا جائے نہ کشتی ، امتِ سرکار کی
سر اٹھانا دیکھ کر اے موجِ ساحل احتیاط

رک گئی آکر شبِ معراج اَوْ اَدْنیٰ پہ بات
حق نے خود برتی ہے مہماں کے مقابل احتیاط

ہے حجاباتِ طریقت کی حقیقت پردہ در
ہے شریعت کی بصیرت ہی کا حاصل احتیاط

قُم باذْنِی اور اناالحق سے ہوا ظاہر یہی
ترک کرتا ہے سدا قربِ نوافل احتیاط

دم بخود اصحاب ہیں لاترفعوا سن کر معز
حق ادب آموز ہے واجب ہے کامل احتیاط

عیاں عالم میں ہے ، حسنِ محمدؐ کی جھلک اب تک
یہی افسانہ دہراتی ہے بجلی کی چمک اب تک

جو صورت اس میں پوشیدہ ہے اس نے دیکھ لی شاید
تصدّق گنبدِ خضرا پہ ہوتا ہے فلک اب تک

جنہیں ہے ربط محکم آپ کے نعلینِ اقدس سے
رسا ان اہلِ نسبت کی دعا ہے عرش تک اب تک

پسینے کی وہ خوشبو اور وہ نکہت زلفِ مشکیں کی
مدینہ کے گلی کوچوں میں باقی ہے مہک اب تک

لبِ اخلاص پر نامِ محمدؐ جب بھی آتا ہے
دلِ بیدار میں محسوس ہوتی ہے کھٹک اب تک

خدا دے عشقِ حضرتؐ دونوں عالم کی یہ نعمت ہے
پسندِ خالقِ کونین ہے اس کی کھنک اب تک

نظر کی شرط ہے ، عائد نہیں شرطِ مکاں کوئی
انہی کی دید ہے فوقِ سما سے تا سمک اب تک

انا بشراً پہ حق نے **قل** کی کیوں تاکید فرمائی
تمہاری عبدیت پر اس لئے ہوتا ہے شک اب تک

معز کب ہے ، زمانہ کا اثر یادِ محمدؐ پر
سحر ہونے کو ہے جھپکی نہیں لیکن پلک اب تک

جلیں گے سوزِ فرقت میں نبیؐ یہ جان و تن کب تک
فدائی اور اسیرِ پنجۂ رنج و محن کب تک

کرم فرمائیے آقا کہ اب پتھرا گئیں آنکھیں
رہے گا دور نظروں سے مدینہ کا چمن کب تک

حیات و موت میں اک کشمکش ہے اور مسلسل ہے
جئے امید میں یہ خستہ دل شاہِ زمن کب تک

یہ مانا مہر و مہ میں بھی تجلی آپ ہی کی ہے
مگر اس حسنِ اصلی کی نہ چمکے گی کرن کب تک

کفن ہو خاکِ طیبہ کا، ہو مدفن ارضِ طیبہ کا
رہے گی دل میں میرے اس تمنا کی چبھن کب تک

میں کب تک واسطہ دوں آل کا اور چار یاروں کا
دہائی سن کے میری چپ رہیں گی پنجتن کب تک

سمجھ کر زائرِ طیبہ لپٹ جاتے ہیں قدموں سے
معز ہر راہرو سے آپ کا دیوانہ پن کب تک

سزاوار اس کو ہے مدحِ رسولؐ
خدا سے ملے جس کو حسنِ قبول

رہے حشر تک اس میں بوئے رسولؐ
میسر ہو جس گھر کو قدموں کی دھول

خیالِ لبِ پاک کیا آگیا
کھلے میرے دامن میں جنت کے پھول

تصوّر میں مبہم ہے روئے نبیؐ
مگر پھر بھی دل ہے مسلسل ملول

ہوں بعدِ حضوری بھی میں اشکبار
جو آیا پلٹ کر ہوئی مجھ سے بھول

ہے جس دل میں عشقِ محمدؐ کا نور
اسی دل پہ ہے رحمتوں کا نزول

امانت ہے انساں کی عشقِ نبیؐ
ہے ناقدر اس کا ظلوم و جہول

طلب ہے محمدؐ کی مقصودِ کل
ہے اس کے سوا ہر تمنا فضول

تصدق ہے جانِ **معز** بر نبیؐ
حسینؓ و حسنؓ مرتضیٰؓ و بتولؓ

☆

ہر اک شان میں بر محل آپ ہی ہیں
کہ کونین کا ماحصل آپ ہی ہیں

سحر ہے رخِ پاک، شب زلفِ مشکیں
عمل آپ، ردِ عمل آپ ہی ہیں

تقرب میں خیرالرسل ہیں سراپا
تعبّد میں خیرالعمل آپ ہی ہیں

کوئی عبدّیت ہو کہ معبودیت ہو
بہ ہر ربط بین الملل آپ ہی ہیں

بنا کر جسے خود مصوّر ہے نازاں
وہ شہکارِ حسنِ ازل آپ ہی ہیں

بنا لن ترانی کا حل من رانی
کہ دیدارِ حق کا بدل آپ ہی ہیں

کہیں آپ ظاہر کہیں آپ ساتر
حیات آپ ہی ہیں اجل آپ ہی ہیں

شرف آفتابِ نبوت نے پایا
نبوت کا برجِ حمل آپ ہی ہیں

یہاں مور بھی ہے حریفِ سلیمانؑ
کہ وجہِ شعورِ نمل آپ ہی ہیں

عصائے کلیمی کہ اعجازِ عیسےٰ
بہ ہر شان ضرب المثل آپ ہی ہیں

نہ ہوتی معز خلوتِ ذات روشن
تجلّیٔ صبحِ ازل آپ ہی ہیں

☆

یہ جی میں ہے کہ مدحِ محمدؐ سناؤں میں
ٹھیرو! خدا سے لوح و قلم مانگ لاؤں میں

لب پر جنوں میں اسمِ مقدس جو لاؤں میں
عالم کو ایک عالمِ حیرت بناؤں میں

میں بابِ جبرئیل کو سدرہ اگر کہوں
کہیئے کہاں سے روضہ کی تشبیہہ لاؤں میں

معراج ہی کے راز سے ملتی ہے میری بات
کیا تم یہاں نہیں ہو جو طیبہ کو آؤں میں

دل ہے تمہارا صاحبِ خانہ تمہیں تو ہو
یوں آؤ میرے پاس کہ خود کو نہ پاؤں میں

جب جسم و جاں، یہ دیدہ و دل سب تمہیں سے ہیں
کیا چیز ہے مری کہ قدم پر لٹاؤں میں

تم عینِ کائنات ہو میں غیر کیوں بنوں
وہ وقت شوم ہو کہ تمہیں یاد آؤں میں

محبوب اور محب میں ہے فاصل شعورِ عشق
وہ دن نہ آئے تم سے محبت جتاؤں میں

جانِ معز ہے دینِ معز ہے تمہاری یاد
کافر ہوں یا نبی جو تمہیں بھول جاؤں میں

☆

زمانوں سے مکانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں
زمیں سے آسمانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

شہود و غیب کے کل اعتباراتِ تنزل میں
انا سے جسم و جانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

انیت ذاتِ وحدت کی محمدؐ کی حقیقت ہے
حقیقت سے فسانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

شہود و نور و علم و ذات کے چار اعتباروں میں
زبانوں سے بیانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

مقامِ جمع ہو تفصیلِ موجوداتِ عالم ہو
گلوں سے گلستانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

فرازِ عرش و کرسی بامِ ہفت افلاک سے لے کر
زمیں کے نچلے خانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

عروجِ ذاتِ مطلق ہو، نزولِ قابلیت ہو
یقینوں سے گمانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

وہ قوسِ احدیت ہو یا کہ قوسِ واحدیت ہو
سنانوں سے کمانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

علیٰ قدرِ مراتب ہر جگہ ان کا نظارا ہے
بہاروں سے خزانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

تڑپ اٹھے ہیں لاتعداد نغمے سازِ ہستی کے
یہ ساتوں سر کی تانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

یہ علم و جہل، خیر و شر، جنوں و ہوش کا عالم
خرد کے امتحانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

فَاَحْبَبْتُ کا لے کر آسرا پردہ اٹھایا ہے
اصولوں سے بہانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

وہ ذاتِ بے نشاں لاتدرک الابصار ہے لیکن
اضافت کے نشانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

معز عرفاں محمدؐ کا محمدؐ ہی سے ممکن ہے
قِدم سے نکتہ دانوں تک محمدؐ ہی محمدؐ ہیں

حسنِ روئے شہِ لولاک اگر کچھ بھی نہیں ؟
کم نظر یہ تو سمجھ ، حق کی نظر کچھ بھی نہیں ؟

حسرتِ دید کرم ہی سے ہو پوری ورنہ
قصرِ انوار میں روزن ہے نہ در کچھ بھی نہیں ؟

اِنَّآ اَعۡطَیۡنَا کہیں **اِنَّا فَتَحۡنَا** ہے کہیں
بے خبر تجھ کو محمدؐ کی خبر کچھ بھی نہیں ؟

آنے والے تھے اسی روپ میں محبوبِ خدا
دوسرا مقصدِ تخلیقِ بشر کچھ بھی نہیں ؟

جستجو حق کی انھیں راس ہے جن کے ہمراہ
عشق حضرتؐ کے سوا زادِ سفر کچھ بھی نہیں

حق کے محبوب کی عظمت کو سمجھ لے عالم
شبِ معراج کا مقصودِ دگر کچھ بھی نہیں

دونو عالم کا ہے انکار نبیؐ کا انکار
جب شجر ہی نہیں تفصیلِ شجر کچھ بھی نہیں

دُرِ دنداں کی ضیا ، مطلعِ انوارِ ازل
عکسِ عارض کے سوا شمس و قمر کچھ بھی نہیں

یا محمدؐ ہے مرے لب پہ **معز** شام و سحر
کام اب اس کے سوا آٹھ پہر کچھ بھی نہیں

شاہکارِ کُن فَکَاں سرِّ انا سرکار ہیں
خود ظہورِ ذاتِ حق کا مدعا سرکار ہیں

دہر کی صورت گری کا ماجرا سرکار ہیں
عالمِ ایجاد کی رنگیں ادا سرکار ہیں

اصل میں ہر ابتداء کی ابتداء سرکار ہیں
صرف اپنی عبدیت کی انتہا سرکار ہیں

پیشِ حق دونوں جہاں کے رہنما سرکار ہیں
مختصر یہ ہے امامُ الانبیاء سرکار ہیں

کُنْتُ کَنزاً مخفیاً سے تابہ امکانِ شہود
جادۂ محبوبیت کا سلسلہ سرکار ہیں

کس کی ہمت پاسکے جو آپ کی عظمت کا راز
عقلِ انسانی کی حد سے ماورا سرکار ہیں

خلوتِ غارِ حرا ہے واقفِ راز و نیاز
مہبطِ اسرارِ وحیِ کبریا سرکار ہیں

ان کی عظمت کا احاطہ علمِ مطلق ہی کرے
وسعتِ اوصاف میں بعدِ خدا سرکار ہیں

انبیاء ہوں ، اصدقا ہوں اتقیا ہوں اولیاء
کچھ خبر ہے کتنے چہروں کی ضیاء سرکار ہیں

حشر کے میداں میں ہوگا یہ تازہ انکشاف
دیدِ حق کا مرکز و منتہی سرکار ہیں

سلسلہ در سلسلہ ہی کام بنتا ہے **معز**
یہ تو ظاہر ہے کہ اپنا سلسلہ سرکار ہیں

☆

اے طبیبِ ابنِ مریم اے یدِ بیضا کی جاں
اے حبیبِ کبریا، اے شہکارِ **کُن فکاں**

نازشِ ذاتِ بحت، اے فخرِ خلّاقِ جہاں
اے ضمیرِ جزو کل، نورِ زمین و آسماں

تیری شانِ عبدیت سے ہے وقارِ انس و جاں
ہے رسالت تیری کل تخلیق کی روح رواں

پردۂ وحدت میں تو کُنْتُ نَبِیًّا کی صدا
بزمِ کثرت میں اَنابشراً سہی تیرا بیاں

لِی مَعَ اللّٰہ ہے ترے قربِ اتم کا آئینہ
انبیاء ہوں یا ملک تیری منزل پر کہاں

تیرا رتبہ ارفع و اعلیٰ ہے سب سے بعدِ حق
ختم تجھ پر نعمتیں حق کی ہوئی ہیں بے گماں

تیرے اخلاقِ ستودہ کا کلام اللہ گواہ
تیرے اوصافِ حمیدہ کا خدا خود مدح خواں

تاجدارِ اِنَّآ اَعۡطَیۡنَا قسم والنجم کی
راز مَآ اَوۡحٰی کا لے دے کے خدا ہے رازداں

تیری بعثت کا محرّک ہے براہیمِ خلیلؑ
تیری آمد کا معلّن ہے مسیحائے زماں

آسمانوں پر تری معراج ہے اس شان سے
نقش پا انجم ہیں، پاانداز فرشِ کہکشاں

قربِ اَوۡ اَدۡنٰی ہوا ہے عرش پر حاصل مگر
ہے زمیں پر رحمۃ للعالمیں بن کر عیاں

تیرے صدقے میں ملا انسانیت کو یہ شرف
احسن تقویم ہے عالم میں تیرا کارواں

خَیرِ اُمّتٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ ہیں تیرے غلام
تیرے دیوانوں کا صحرا بن گیا باغِ جناں

جس نگاہِ کور سے محجوب ہے تیرا جمال
تیرگیٔ جہل سے اس کو بشر کا ہے گماں

در خرامِ ناز برقلبِ معز گرپانہی
جاں فدائے راہِ پاکت می کنم اے جانِ جاں

☆

سب نورِ محمدؐ کے فیضان کے جلوے ہیں
یہ کون و مکاں کیا ہیں احسان کے جلوے ہیں

ہر قلبِ منور میں کس شان کے جلوے ہیں
بوذرؓ کی تجلّی ہے سلمانؓ کے جلوے ہیں

تخلیقِ دوعالم کا آغاز انہی سے ہے
صورت میں فسانوں کی عنوان کے جلوے ہیں

یہ عشقِ محمدؐ کا صدقہ ہے کہ اب دل میں
ایماں کا اجالا ہے، عرفان کے جلوے میں

اسلام کی شہ رگ میں دیکھا تو بجائے خوں
صدیقؓ و عمرؓ حیدرؓ عثمانؓ کے جلوے ہیں

ہر مدحِ نبی سچ ہے توفیقِ الٰہی ہے
فانوسِ تخئیل میں منّان کے جلوے ہیں

دندان بھی شکستہ ہوں پٹکا بھی نکل آئے
اس بندۂ ذیشاں میں ہر شان کے جلوے ہیں

کیا راہ دکھائی ہے پیغمبرِ برحق نے
اب عرشِ معلیٰ تک انسان کے جلوے ہیں

یہ قلبِ معز کیا ہے ایوانِ محمدؐ ہے
ایوان میں بس چاروں ارکان کے جلوے ہیں

☆

شعورِ ہستیِ حق تم ہو ہستی کی انا تم ہو
ظہورِ قابلیاتِ اِلٰہ کا مدّعا تم ہو

سکوتِ ہو، میں بھی کُنْتُ نَبِیّاً کی صدا تم ہو
نہیں معلوم جس کی ابتداء وہ ابتداء تم ہو

فلک کیا رفعتِ سدرہ نے بڑھ کر پاؤں چومے ہیں
کیا ہے ثبت جس نے عرش پر بھی نقشِ پا تم ہو

شعورِ عام کیا پہنچے تمہاری جلوہ گاہوں تک
شعورِ انبیاء کی بھی حدوں سے ماورا تم ہو

قسم نازِ الوہیت کی، آدمؑ سے مسیحاؑ تک
دوعالم میں نیازِ بندگی کی انتہا تم ہو

جمالِ ذاتِ وحدت کا مکمل عکس ہے جس میں
خدا شاہد وہی آئینۂ صدق و صفا تم ہو

تمیزِ عبد و رب قوسین کی منزل میں مشکل تھی
حدیثِ من رانی کو سمجھا دو کہ کیا تم ہو

مفصل جلوہ آرائی ، مکمل شانِ یکتائی
نہیں تم سے جدا کوئی ، مگر سب سے جدا تم ہو

معز کا ہر شرفِ وابستہ نعلینِ اقدس ہے
مصافِ زیست میں اِنّا فَتَحْنَا کی ادا تم ہو

ان کے جلووں سے نظر، دل یاد سے بھرپور ہے
موج زن دل سے نظر تک ایک بحرِ نور ہے

سارا عالم کثرتِ انوار سے معمور ہے
جلوہ ظاہر ہے ، مگر جلوہ نما مستور ہے

آپ کی اک ایک ادا امرِ مشیت کا پیام
آپ کا ہر نقشِ پا اک جلوہ گاہِ طور ہے

ہر کرن مہرِ نبوت کی ہے خود ایماں فروز
بولہب، بوجہل ہے آنکھوں سے جو معذور ہے

کانپ اٹھے ہیبت سے معمارانِ باطل کے قلوب
دیکھ کر نورِ ہدیٰ ہر تیرگی مفرور ہے

ہوگیا معراج سے اندازۂ محبوبیت
دیکھ کر بھی دیکھنے مختارِ کل مجبور ہے

(ق)

خود نظر تھی درمیاں قوسین کا ایک فاصلہ
جب اٹھی قیدِ نظر، ناظر نہ اب منظور ہے

شرط توفیقِ بصیرت ہے بنامِ اقتضاء
سر جھکا دینے پہ ذوقِ بندگی مجبور ہے

ہر تبسم جوہرِ صبحِ ازل وَالنَّجم کا
ہر تکلم ، گوہرِ مَایَنْطِقُ کا نور ہے

جز نگاہِ حق شناسِ آل و اصحابِ نبیؐ
دیکھ لے روئے محمدؐ کس کا یہ مقدور ہے

عبد و رب میں ربط ہی کیا ہے بغیر ان کے **معز**
جو نبی سے دور ہے بندہ ، خدا سے دور ہے

امام الانبیا، ختم الرسلؐ محبوبِ داور ہے
محمدؐ بعد حق دونوں جہاں میں سب سے برتر ہے

مدینہ ہی سراغِ منزلِ خلّاقِ اکبر ہے
ہمارا قبلۂ ایماں محمدؐ آپ کا در ہے

اسی باعث محمدؐ انبیا میں سب سے برتر ہے
سب عالم میں ہیں لیکن ایک عالم ان کے اندر ہے

نشاں کیا پوچھتے ہو گنبدِ خضرا کی عظمت کا
کہ صبح و شام سجدے میں سرِ خورشیدِ خاور ہے

نہیں اعجاز یہ شق القمر بے سایگی تن کی
شعورِ عبدیت ان معجزوں میں سب سے بڑھ کر ہے

ہمیں کیا خوفِ محشر وہ تو اپنی دید کا دن ہے
یہاں تو چاہنے والوں کے دل میں روز محشر ہے

جو الٹا پردہ وحدت تو یہ جبرئیلؑ نے دیکھا
محمدؐ خود پیامِ حق بھی ہے حق کا پیمبر ہے

معز کا ناز بے جا تو نہیں اے رحمتِ عالم
یہ کیا کم ہے غلامی آپ کی اس کا مقدر ہے

☆

دیدار کے طالب کو الٰہی وہ نظر دے
جو نورِ مجسم کی حقیقت کی خبر دے

یارب غمِ دل، تفتہ جگر، دیدۂ تر دے
طیبہ کے مسافر کو یہی زادِ سفر دے

یہ گنبدِ خضرا ہی سے ٹکرائے کم از کم
ہر آہِ سحر خیز میں اتنا تو اثر دے

اے ماہِ عرب تجھ سے دوعالم ہوئے روشن
دامن شبِ ہجراں کا مری نور سے بھر دے

جیسا بھی جہاں بھی رہوں نسبت ہو تجھی سے
کرنا ہے تو اپنا مجھے دیوانہ ہی کردے

ہے فرش سے تا عرش گزرگاہ تمہاری
یہ فکر ہے کوئی تمہیں آواز کدھر دے

جو کچھ بھی ملا آپ کے احساں سے ملا ہے
کیا حق ہو ادا کوئی اگر کاٹ کے سر دے

دولت نہیں کونین میں اس سے کوئی بڑھ کر
عشقِ شہِ کونین دے اللہ اگر دے

ہے تیرگیٔ ہجر سے حیراں دلِ بےتاب
اس دل کے سیہ خانے کو تنویرِ سحر دے

حسرت ہے مدینہ کو پہنچ جاؤں میں اڑ کے
دیوانگیٔ شوق کو براق کا پر دے

معراج ہے اک جلوۂ اسقاطِ اضافات
اٹھے بشریت سے معز نور کے پر دے

☆

زیبِ سر محبوبیت کا تاج ہے
دونوں عالم پر نبی کا راج ہے

رحمۃ للعالمیں ہے فرش پر
عرش پر وہ صاحبِ معراج ہے

منزلِ وحدت پہ ہے ان کا قیام
لا الٰہ اس فقہ کی منہاج ہے

ان کے آتے ہی ہوا حق آشکار
اس کا مطلب کفر کا اخراج ہے

جامِ توحیدِ نبیؐ کے فیض سے
مست و بے خود، دار پر حلاج ہے

ہے مقامِ عاشقاں زیرِ قدم
عشق کی شاید یہی معراج ہے

آپ ہی سے ہے **معز** کا سب بھرم
آپ ہی کے ہاتھ اس کی لاج ہے

جو سعیِ مدح اگر ہم نے کی تو کیا کی ہے
ثنا کی حد ہے کہ اللہ نے ثنا کی ہے

نمازِ عشق مدینہ میں جب ادا کی ہے
تڑپ کے عرش نے میرے لئے دعا کی ہے

بالالتزام خدا بھیجتا ہے ان پہ درود
کرم یہ ہے، یہ سعادت ہمیں عطا کی ہے

ہے مَارَمَیتَ وَمَایُنطِقُ سے صاف عیاں
کہ عبدیت میں بھی ہر شان کبریا کی ہے

گواہ لیلۃ الاسری ہے مسجد اقصیٰ
کل انبیاء نے تمہاری ہی اقتدا کی ہے

فرازِ عرش انہی کا ہے منتہائے عروج
عبودیت کی سرِ فرش انتہا کی ہے

وہ جس نے مثل کو تشبیہ میں بشر سمجھا
اسی کے فہم نے تنزیہہ میں خطا کی ہے

خدا کے نام سے کرتے ہیں ابتداء ہم سب
نبی کے نام سے خالق نے ابتداء کی ہے

امامِ نعت تو حسانؓ ابن ثابت ہیں
معز نے ان کے کفِ پا کی اقتداء کی ہے

نظر کے سامنے جتنے بھی منظر ہیں خدائی کے
حقیقت میں کرشمے ہیں وہ نورِ مصطفائی کے

محمدؐ آپ سے ظاہر ہیں جلوے کبریائی کے
رہِ حق میں اجالے ہیں چراغِ رہنمائی کے

شہِ لولاک فخرِ انبیاء، خیرالرسل جس نے
کئے طے مرحلے دم بھر میں قربِ انتہائی کے

محمدؐ آپ کے حسنِ مکمل ہی کے پردے میں
نکالے حوصلے ذاتِ قدم نے خودنمائی کے

شفیع روز محشر امتوں کے آپ ہی ہوں گے
کہ اس دن انبیاء قابل نہ ہوں گے لب کشائی کے

نیازِ بندگی کو خواجگی کا ناز سمجھایا
ملائے سلسلے فرمانبری فرماں روائی کے

لبِ احمدؐ پہ منشائے احد یوں ہوگیا ظاہر
بنے ہیں لا و الا حرف دو عقدہ کشائی کے

رسالت کے کرم نے روحِ انساں کو جگایا ہے
مرتب ہوگئے منصوبے بندوں کی بھلائی کے

رسائی عبد کی ممکن نہ تھی عرشِ معلّیٰ تک
بنائے آپ کی معراج نے زینے رسائی کے

معز اس وقت تک ممکن نہیں توصیف حضرت کی
نظر سے ہر طرف پردے ہوں اسرارِ خفائی کے

جبیبِ خدا کیا مقام آپ کا ہے
خدا کی زباں پر بھی نام آپ کا ہے

یہ خمخانہ وحدت نظام آپ کا ہے
یہ مئے آپ کی ہے یہ جام آپ کا ہے

ہے نور، آپ کا سرِّ تخلیقِ ہر شئے
جدھر دیکھئے اہتمام آپ کا ہے

فَاَوحیٰ الیٰ عَبدہٗ کی حدوں میں
بہ ذاتِ احد انضمام آپ کا ہے

سکون اور حرکت میں کیا فرق کیجیے
سفر کس قدر تیزگام آپ کا ہے

مدینہ ہے جلوت ، سرِ عرش خلوت
یہاں سے وہاں تک مقام آپ کا ہے

خطا اور نسیاں بشر کی ہے فطرت
مگر عفو و رحمت ہی کام آپ کا ہے

کسے ہوشِ جنت کسے خوفِ دوزخ
قیامت میں دیدارِ عام آپ کا ہے

ہے عطرِ دہن آپ کا نامِ روشن
دلوں کا اجالا نظام آپ کا ہے

گرفتارِ گیسو ہے روح الامین بھی
کہ سدرہ کے طائر پہ دام آپ کا ہے

تجلّیِ اول ہیں ، آخر نبی ہیں
ازل سے یہ عہد دوام آپ کا ہے

معز اپنی تقدیر پر ناز کیجیے
کہ اب انبیاء کا امام آپ کا ہے

☆

محسوس حق نے کی جو ضرورت رسول کی
نور خدا میں ڈھل گئی صورت رسول کی

لولاک سے عیاں ہوئی عظمت رسول کی
تخلیق کا ہے راز حقیقت رسول کی

اس پر یُتِمَّ نِعْمَتَہٗ ہے کھلی دلیل
ہر آن ہمنوا ہے مشیت رسول کی

معیارِ معرفت ہے نبوت کا ہر عمل
اصلِ اصولِ دیں ہے شریعت رسول کی

سمجھو ملا ہے غیب سے پیغامِ اتباع
آئے نظر جو خواب میں صورت رسول کی

عشقِ رسول فَاتَّبِعُوْنِی سے جانچیے
ہے پیروی ، حقیقی محبت رسول کی

ہے بندگی سلوک کا مشکل ترین مقام
تشریح عبدیت ہے رسالت رسول کی

بلاغت حسن کی کیا ہو بیاں اے نور ربانی
کھلے سینہ تو آئے لذتِ آیات قرآنی

تعجب کیا جو تم کو دیکھ کر حیراں زلیخا ہو
کوئی دیکھے ذرا خود حسنِ یوسف کی پشیمانی

کثافت کو لطافت بخش دی نورِ مجرد نے
شرف انسان کو بخشا ہے لے کر شکلِ انسانی

نمودِ حسن کی خواہش بڑھی جب گنجِ مخفی میں
ہوئی ہے آپ کے پردہ میں ساری جلوہ سامانی

طلب کی رہ گزر کے مرحلے مشکل سہی لیکن
گزر جاتے ہیں ان کا نام لے کر ہم بآسانی

محمدؐ نورِ مطلق ہے۔ تعین نام ہی کا ہے
بہرصورت نمایاں ہے، بہرصورت ہے لاثانی

اویسی چشم ہی کی شرط ہے دیدِ محمدؐ کو
مدینہ سے قرن تک بھی ہے جلوؤں کی فراوانی

تبسّم کی ضیا بن جائے موسیٰ کا یدِ بیضا
تکلم کی ادا صد شوکتِ تختِ سلیمانی

معز کو دیکھ کر محشر میں یہ ارشاد فرمادیں
اسے آنے دو یہ صورت ہے میری جانی پہچانی

جن کے قدموں سے دوعالم میں بہار آئی ہے
ان کی خاطر ہی سے یہ انجمن آرائی ہے

زینتِ فرش بنا نقشِ جبینِ اقدس
آپ کا نقشِ قدم عرش کی رعنائی ہے

عالمِ امر ہے اک جنبشِ ابرو کی ادا
عالمِ خلق ترے نور کی انگڑائی ہے

زلف وہ جن و بشر ارض و سما جس کے اسیر
حسن وہ ذاتِ صمد جس کی تمنائی ہے

اور کیا کیجئے بیاں **اَعْطَینا** کی تفسیر
چشمِ خالق میں فقط تم نے جگہ پائی ہے

ہر نظر دعوتِ رحمت ہے تمنا کے لئے
ہر تبسّم میں اک اندازِ پذیرائی ہے

نصِ **لاتدرک الابصار** کامفہوم ہے یہ
آپ کا نور ہی ہر آنکھ کی بینائی ہے

شبِ معراج نبیؐ کس کی محبت کا حجاب
آرزو کس کی تمہیں عرش پہ لے آئی ہے

ارضِ طیبہ کی قسم کھائی ہے رب نے گویا
عرش نے گنبدِ خضرا کی قسم کھائی ہے

آشنا ان کی حقیقت سے ہوا ہے جو دل
اس کی کونین میں ہر شئے سے شناسائی ہے

کتنی نظروں نے معز رشک سے دیکھا ہے مجھے
زندگی نازشِ نسبت پہ جو اترائی ہے

☆

چشمِ ظاہر میں معمّہ تھی لطافت تیری
خرقِ عادت کو سمجھتی رہی عادت تیری

عالمِ امر کا مقصود ہے سیرت تیری
عالمِ خلق کی تزئین ہے صورت تیری

قولِ قرآں ہے ترا اور عمل ہے تفسیر
ان ہی اجزاء سے مرتب ہوئی سنت تیری

طائرِ سدرہ خجل رفعتِ پرواز پہ ہے
انبیاء سے بہت اونچی ہے نبوت تیری

ترا ہر نقشِ قدم راہِ ہدیٰ کا ہے چراغ
مشعلِ منزلِ حق شانِ ہدایت تیری

اِنَّا اَعْطَینَا تری شان خصوصی کا بیاں
وَرَفَعنَالَکَ ذِکْرَک ہے حقیقت تیری

بزمِ امکاں جسے کہتے ہیں تری محفل ہے
طیبہ دربار ہے اور عرش ہے خلوت تیری

کرمِ حق کا اجالا ہے تبسّم لب کا
صاف ظاہر ہے رخِ پاک سے رحمت تیری

تیرے در کا ہے بھکاری جسے کہتے ہیں **معز**
اس کو درکار ہے ہر آن حمایت تیری

کچھ اور کھل گئی ہے حقیقت حجاب سے
اک برق کوندتی ہے ہمیشہ سحاب سے

سر ہو جدا نہ پائے رسالتماب سے
نعلین عرش تک گئی اس انتساب سے

کیا ذکرِ طور طالبِ دیدار تھے کلیم
بےخود ہیں اک تجلّی طرفِ نقاب سے

عشقِ نبی نے دامن نسیاں میں رکھ دیا
جو اشک گر پڑا مری چشمِ پرآب سے

میں رد کے شوق دید میں جس رات سو گیا
ان کے کرم سے ہنستا اٹھا ہوں میں خواب سے

کن مرحلوں سے گزرے محبت کی راہ میں
پوچھے کوئی بلالؓ و عمیرؓ و خبابؓ سے

آنکھوں میں میری حشر کے دن اک سوال تھا
خوش ہو گیا ہوں چشم کرم کے جواب سے

اے قبر میں ہوں رحمتِ عالم کا امتی
وہ خود ہی آ نہ جائیں ترے پیچ و تاب سے

افسردہ ہو کے لوح نے دیکھا قلم کا مونہہ
رخ کی مثال دی تھی جو ضد میں گلاب سے

اب کس کو دیکھنا ہے کہ آؤں میں ہوش میں
بے خود ہوں میں جمالِ رسالتماب سے

کچھ کم نہیں **معز** کو غلامی کا بھی شرف
اب اور کیا ہو ربط رسالتماب سے

☆

جو کثرت و وحدت کو بہم دیکھ رہے تھے
یکجا وہ حدوث اور قدم دیکھ رہے تھے

جو لوگ رخِ شاہ امم دیکھ رہے تھے
بے پردہ وہ انوارِ قدم دیکھ رہے تھے

جاکر جو مدینہ کا حرم دیکھ رہے تھے
ہرگام پہ اک تازہ ارم دیکھ رہے تھے

ہے شاملِ آدابِ جنوں دید کی حسرت
دیوانے بہت دیکھ کے کم دیکھ رہے تھے

اٹھے گی نظر ان کی کہاں طاقِ حرم پر
ابروئے محمدؐ کے جو خم دیکھ رہے تھے

دیکھا ہے فرشتوں نے کہاں روئے محمدؐ
معراج میں سب نقشِ قدم دیکھ رہے تھے

کل بارِ نبوت کو اٹھاکر شبِ ہجرت
صدیقؓ فقط شانِ کرم دیکھ رہے تھے

جن لوگوں کی اس نورِ مجسّم پہ نظر تھی
وہ عالمِ امکاں کا بھرم دیکھ رہے تھے

تھے دور اویسؓ قرنی گرچہ نظر سے
حضرتؐ کو وہ اللہ کی قسم دیکھ رہے تھے

اسلام تو پائندہ ہے کیا ڈر ہے مگر ہم
باطل میں ابھی کتنا ہے دم دیکھ رہے تھے

ہر خواب تھا بیداریِ تقدیر کا نقشہ
تھے آپ ہی واللہ جو ہم دیکھ رہے تھے

بزمِ مہ و انجم نظر آئی سرِ مژگاں
کیا جانئے کیا دیدۂ نم دیکھ رہے تھے

تھا حکمِ خدا لکھ تو لیا نام محمدؐ
خود اپنا ہی منہ لوح و قلم دیکھ رہے تھے

اس دل کو معز چوما فرشتوں نے بھی بڑھ کر
جس دل میں وہ سرکار کا غم دیکھ رہے تھے

ہے عارفوں کو اتنا ہی عرفانِ مصطفےٰؐ
نورِ ازل عیاں ہے یہ عنوانِ مصطفےٰؐ

ہے ربطِ آب و برف خدا اور رسول میں
جو یہ سمجھ لے سمجھے وہی شانِ مصطفےٰؐ

اوجھل نہ تھی نبیؐ کے عمل سے کبھی نظر
اصحاب ہی کو کہتے ہیں خاصانِ مصطفےٰؐ

تنویرِ مصطفےٰؐ سے ہیں روشن یہ سب کے سب
یہ اولیاء ہیں سارے چراغانِ مصطفےٰؐ

ہے اتباع آپ کی قربِ خدا کا راز
ہے پیروی اصولِ محبّانِ مصطفےٰ

دل سے جو ان کا ہوگیا سب کچھ وہ پاگیا
دراصل قلبِ پاک ہے میزانِ مصطفےٰ

پابندِ سنتِ نبوی جو بھی ہے **معز**
رہتا ہے اس کے ہاتھ میں دامانِ مصطفےٰ

☆

اے رحمتِ کل، اے فتح مبیں، اے مظہرِ وحدت کیا کہیے
اللہ کی حقیقت جس سے کھلی، اب اس کی حقیقت کیا کہیے

ہستی کی تجلئِ اول ہر مسئلۂ تخلیق کا حل
اے مہرِ منیرِ صبحِ ازل مفہومِ نبوت کیا کہیے

موجودِ وجودی کے مظہر موجودِ اضافی کے جوہر
ہیں بعدِ خدا سب سے برتر سرکار کی عظمت کیا کہیے

بے عینِ عرب، بے میم احد اور فقر سے ظاہر شانِ صمد
ہے اِلْاٰمَنْ اِذَنَ کی سند پھر اذنِ شفاعت کیا کہیے

ان میں جو نہ ہوتی بات کوئی مسجودِ ملک بنتے نہ کبھی
آدم کا تمہی ہو سرِ خفی اب رازِ خلافت کیا کہئے

ہے ان کا تلطف بے پایاں بے قیدِ مکاں بے قیدِ زماں
سلمانؓ ہوں صہیبؓ رومی ہوں سب پر ہے عنایت کیا کہئے

پوچھو کہ عمرؓ کیا لائے تھے ملتے ہی نظر کیا لے کے چلے
پڑھتے ہیں یہاں پتھر کلمہ اندازِ ہدایت کیا کہئے

طیبہ کا وہ نورانی منظر ، ہوتی ہے جہاں تخلیقِ سحر
یہ نورِ الٰہی کا مصدر ، ہے کس کی بدولت کیا کہئے

ہے سب کو **معز** امیدِ کرم ،اس رحمتِ عالم سے ہر دم
لیکن وہ جسے اپنا کہہ دیں ،اس شخص کی قسمت کیا کہئے

☆

تھی مفہومِ **اَنا مِنْ نُور** میں گم آگہی اپنی
نظر آتی رہی صورت کبھی ان کی کبھی اپنی

تصورِ روئے انور کا ہدایت کا تھا سرچشمہ
اسی سورج نے ڈالی ہر قدم پر روشنی اپنی

دکھادی سدرہ سے بڑھ کر نبی نے برتری اپنی
سمجھ لی اس جگہ جبرئیل نے کم مایگی اپنی

کیا ہے انقلابِ نو بپا عشقِ محمدؐ نے
متاعِ غم کے آئینہ سے جھانکی ہے خوشی اپنی

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ کی آئی ہے صدا دل سے
جہاں محسوس کی ہے جب بھی نسبت نے کمی اپنی

سمجھ والے ہی سمجھیں منزلِ معراجِ اَوۡاَدۡنیٰ
کہ بعدِ وصلِ رب کیا چیز پھر بندے کی تھی اپنی

اجل سے وہ مرے ان پر جسے مرنا نہیں آتا
بہ فیضِ عشقِ احمدؐ زندگی ہے سرمدی اپنی

بشر کا اسم دے کر شانِ محبوبی کو خود حق نے
اڑا دی کُنۡتُ کَنۡزاً مَخۡفِیاً کی اوڑھنی اپنی

معز حسنِ عبادت ہی سے قائم شانِ نسبت ہے
ہے بے ربطی صریحاً زندگی بے بندگی اپنی

شبِ معراج جب منظور میں گم ہوچکا ناظر
پھر ان کی دید میں کیا ہوگی ہم کو آگہی اپنی

غلامِ غوثؒ ہوں ان کے قدم پر ہے قدم ان کا
اسی نسبت سے نسبت کو سمجھ لے قادری اپنی

محبوبِ ذات مظہرِ حق لاکلام ہے
مقصودِ خلق و امر محمدؐ کا نام ہے

تنزیہہ میں وہ عین منزّیٰ مقام ہے
تشبیہہ میں رسول علیہ السلام ہے

قائم شعورِ ذات جو بالالتزام ہے
بعدِ خدا ظہور میں ذی احترام ہے

رکھا ہے ان کو واجب و ممکن کے درمیاں
یعنی جدھر بھی جائیں ان ہی کا مقام ہے

اس ذات میں حدوث و قدم کا ہے امتزاج
از فرش تابہ عرش جوازِ خرام ہے

یہ اپنی کم نگاہی ہے تدریجِ ارتقاء
ورنہ ہلال اصل میں ماہِ تمام ہے

ہیں ماورائے قیدِ زماں و مکاں حضورؐ
وابستہ ان کی ذات سے رازِ دوام ہے

کیوں اپنے ربطِ خاص پہ نازاں نہ ہو **معز**
مانا کہ ان کا فیض زمانے میں عام ہے

☆

بلند و پست میں جو کچھ ہے سب ان ہی کا ہے
یہ کائنات ان ہی کی ہے رب ان ہی کا ہے

میں کارسازِ خلائق نہ کیوں کہوں ان کو
مسبّب ان کا اگر ہے سبب ان ہی کا ہے

نگاہِ نرگسِ بیمار میں ان ہی کا ہے غم
شگفتِ گل میں بھی رنگِ طرب ان ہی کا ہے

کمال یہ ہے وہ علمِ ازل کے شہر بھی ہیں
کلامِ پاک میں امی لقب ان ہی کا ہے

یہ کون سمجھے گا ہر دور ہے ان ہی کا دور
زمانہ جب بھی ان ہی کا تھا اب ان ہی کا ہے

نزولِ آیت لَاتَرْفَعُوْ سے سب پہ کھلا
خدا کے پیش نظر بھی ادب ان ہی کا ہے

نثار ان پہ ہے کونین کی شہنشاہی
لباس فقر بھی سب میں عجب انہی کا ہے

وہی ہیں باعثِ تخلیق کائنات **معز**
عجم ان ہی کا ہے سارا عرب ان ہی کا ہے

☆

بتاؤں ان کی غلامی نے کیا دیا ہے مجھے
شعورِ مسلکِ راہِ ہدیٰ دیا ہے مجھے

خرامِ ناز نے جس دم مٹادیا ہے مجھے
کرم سے خاکِ مدینہ بنادیا ہے مجھے

یہ سب تمہارا کرم ہے تمہارا صدقہ ہے
کہ آج رشک کے قابل بنادیا ہے مجھے

ہے جذبِ روح میں وَالطَّالِحُونَ لِی کی صدا
کہ آپ ہی نے یہ نغمہ سنادیا ہے مجھے

نگاہِ ساقیِ کوثر ہے خود شرابِ طہور
یہ راز پیرِ حرم نے بتادیا ہے مجھے

مرا مقام کہاں ہے یہ آپ جانتے ہیں
سبھوں نے بزم سے اپنی اٹھادیا ہے مجھے

نہ ہوگی ترشیِ غیبت سے کم مری ہستی
کسی نے ساغرِ وحدت پلادیا ہے مجھے

یہ سوچتا ہوں کہ کیا کچھ نہ کرسکے گی ذات
تمہارے نام نے اب آسرا دیا ہے مجھے

فتادگی کا یقیں پل صراط پر جو بڑھا
نبی نے دامنِ رحمت تھمادیا ہے مجھے

اب اس شرف سے بھی بڑھ کر کوئی شرف ہے معزؔ
خدا نے عشقِ حبیبِ خدا دیا ہے مجھے

منور ہوگیا کل عالم امکاں جو تم آئے
مکمل ہوگیا منصوبۂ یزداں جو تم آئے

دُرِ لَاتَقْنَطُوا من رحمة الله جگمگا اٹھے
ہوئی رحمت کی ہر سو بارشِ نیساں جو تم آئے

مفر کب نارِ دوزخ سے کسی عاصی کو تھا پہلے
کہ اب آغوشِ رحمت میں ہیں عصیاں جو تم آئے

کیا تھا عرش کا پابند حق کو فرش والوں نے
دلوں کو نَحْنُ اَقْرَبْ کا ہوا عرفاں جو تم آئے

نہ دیکھی تھی ملک نے سورۂ یسین کی صورت
حجاب اٹھا ہے بن کر معنئ قرآں جو تم آئے

جو کَالْاَنْعَامِ تھا بَلْ ھُمْ اَضَلّ تھا اب وہی انساں
بنا ہے احسنِ تقویم کے شایاں جو تم آئے

رسائی عبد کی ممکن نہ تھی عرشِ معلیٰ تک
مگر پروازِ انساں ہوگئی آساں جو تم آئے

ظہورِ علمِ حق تھا تم سے پہلے کُلَّ یَوْمٍ
قلم نے لوح پر لکھا ھُوَ فِی شَاْن جو تم آئے

قسم جانِ معز کی عارفاں آتش بجاں رہتے
ہوا مفہوم سب کو سِرِّ جانِ جاں عیاں جو تم آئے

سمجھ میں آئے گی کیا رفعتِ پروازِ جاں میری
کہ ہے روح الامیں کی حد سے اونچی داستاں میری

انیت ہر نفس ہے ہر نظر ہے کُنْ فَکَاں میری
میں حادث ہوں مگر ذاتِ قدم ہے رازداں میری

عیاں جو مجھ سے ہے سب کچھ ہے مانا کچھ نہیں ہوں میں
نظر آئے گی ہر بینا کو شانِ بیکراں میری

شعورِ خام پر ظاہر نہ ہوگا ، جلوۂ مطلق
کہ ہیں عقل و خرد سے دور بزم آرائیاں میری

سمجھنا رمز مَعَکُمْ اَیْنَ مَاکُنْتُمْ کا ہے مشکل
جہاں اوہ ہیں ، خودی باقی نہیں رہتی وہاں میری

مری معدومیت ہی سے ہے اثباتِ وجودِ کُل
بہارِ گلشنِ ہستی کا پردہ ہے خزاں میری

"دمے بے یاد تو بودن" حرام و کفر مطلق ہے
تمہاری یادِ پیہم ہے حیاتِ جاوداں میری

خدا بینی کی حسرت مَنْ رَاٰنِی میں ہوئی پنہاں
جو ہے ناواقف حسرت نہ سمجھے گا زباں میری

مقام کُنْتُ کَنْزًا سے میں اِنّی جاعِلٌ تک ہوں
معز کس شان کی حامل ہے جانِ ناتواں میری

نگاہِ شوق جب اس نور کے پیکر سے ملتی ہے
شعاعِ عشق دل کو خود بخود اندر سے ملتی ہے

حریفِ چشم **مازاغ البصر** ہونا نہیں آساں
مگر نظروں کو تابِ دید خاکِ در سے ملتی ہے

یہی محسوس ہوتا ہے کہ عرش اترا ہے آنکھوں میں
نظر پہلے پہل جب گنبدِ خضرا سے ملتی ہے

سلوک و سیر سب عشقِ محمدؐ ہی کا صدقہ ہے
یہی تعلیم اہلِ دل کو ہر رہبر سے ملتی ہے

رسائی صاحبِ اسریٰ کی سدرہ سے بھی اونچی تھی
دلیل اس بات کی جبرئیل کے شہپر سے ملتی ہے

بہت باریک سا ہے فرق ان کے ربط و نسبت میں
کہ گھر سے ربط ملتا ہے، تو نسبت در سے ملتی ہے

مراقب ہو کے سر رکھتا ہوں جب میں پائے اقدس پر
غلامی کی سند اللہ کے دفتر سے ملتی ہے

نہیں محدود ہرگز کلیّت نورِ محمدؐ کی
کرن اس کی نجف، بغداد اور سنجر سے ملتی ہے

معز میرے نبیؐ خیرالوریٰ، غوث الوریٰ مرشد
اسی باعث توجہِ فاتحِ خیبر سے ملتی ہے

کھل کر حضور کی جو حقیقت ملی مجھے
دیکھا جو خود کو ان کی ہی صورت ملی مجھے

ہے عینِ ذات مصحفِ رخ کا مشاہدہ
قرآں سے حضور کی سیرت ملی مجھے

رازِ **انا** ہے منزلِ وحدت کا پردہ دار
اس عبدیت میں بھی ابدیت ملی مجھے

شاید جنونِ عشق نبی ہے نواز
ہر لغزشِ قدم پہ ہدایت ملی مجھے

سرکارؐ کے خیال میں جب غرق ہوگیا
تدبیر خودنمائی سے فرصت ملی مجھے

جب لے چلا ہے جانب طیبہ جنونِ شوق
نقشِ قدم کو چومتی جنت ملی مجھے

بے اتباع آدمی انساں نہ بن سکا
ہے فیض آپ کا جو وراثت ملی مجھے

کیا طالبانِ دیدِ محمدؐ کا ہے ہجوم
اس صف میں ایک سمت قیامت ملی مجھے

وابستگانِ دامنِ دولت سے ہوں **معز**
باایں ہمہ غلامی کی عزت ملی مجھے

☆

حق کی تجلیات ہیں انوارِ مصطفےٰؐ
تخلیقِ کل ہے مقصدِ اظہارِ مصطفےٰؐ

توحید کے ہیں سب گلِ بے خارِ مصطفےٰؐ
ہے پاک خارِ شرک سے گلزارِ مصطفےٰؐ

معراج تھی خیال کی پرواز سے بھی تیز
ناپی نہ جاسکی کبھی رفتارِ مصطفےٰؐ

بت دیدہ ور تھے دیکھ کے سجدے میں گر پڑے
طاقِ حرم ہے ابروئے خمدارِ مصطفےٰؐ

خود اس سے پوچھو کہ ہے سرِ عرش جس نے دید
کس اوج پر ہے لذتِ دیدارِ مصطفےٰؐ

کیسے بھلا شفاعتِ محبوب ہوگی رد
حق کے سوا ہے کون طرف دارِ مصطفےٰؐ

پھرنا نبیؐ سے حق سے بغاوت ہے بے گماں
بوجہل ہے نتیجۂ انکارِ مصطفےٰؐ

پوشیدہ ہی رہے بشراً کے حجاب میں
ظاہر نہ ہوسکے کبھی اسرارِ مصطفےٰؐ

رحمت نے بڑھ کے حشر میں پکڑا مجھے **معز**
یوں ان کو پاگیا یہ سیار کارِ مصطفےٰؐ

محمدِ عربی سرِّ کن فکاں ہے وہی
وہ جس کے نور سے تخلیق دو جہاں ہے وہی

حیاتِ نوعِ بشر بھی اسی کا صدقہ ہے
جو زندگی کا سہارا ہے جانِ جاں ہے وہی

وہ پاک شہر کا ایوانِ گنبدِ خضرا
کہ جس کے سامنے خم فرقِ آسماں ہے وہی

وہ جس کی ذات سے عرفانِ ذاتِ صاحبِ عرش
قدم کا جس کے سرِ عرش اک نشاں ہے وہی

لقب ہے جس کا سراجِ منیرِ راہِ ہدیٰ
قدم قدم پہ جو اُمّت کا پاسباں ہے وہی

نبوت اس کی حقیقی ہے کل نبی ہیں ظِل
ازل سے کُنْتُ نَبِیاً کا نغمہ خواں ہے وہی

وجودِ ذات کا ہر زاویہ سے ہے محبوب
شہود جس کی محبت کا امتحاں ہے وہی

ہے جس کے خلق کی مدحت، زبانِ خالق پر
وہ امّی علم کا جو شایگاں ہے وہی

وَمَارَمیتَ وَمَایَنْطِقُ کی شانِ نزول
بہ حرف حرف خدا جس کا ہم زباں ہے وہی

جو لامکاں پہ بھی جائے تو فاصلہ نہ ملے
پلٹ کے آئے تو پھر عالمِ زماں ہے وہی

معز کو ناز تھا جس نسبتِ غلامی پر
خدا کے فضل سے محشر میں مہرباں ہے وہی

☆

اگر فرشِ زمیں پر گفتگو میں ان کا نام آئے
عجب کیا عرش سے ان پر درود آئے سلام آئے

غلاموں کے لئے یہ ہے دلیلِ نسبتِ محکم
زباں پر ذکر ، دل میں یادِ آقا صبح و شام آئے

علامت ہے عروجِ فکر اور اونچے مقدر کی
خیالِ گنبدِ خضرا ، جسے بالالتزام آئے

میں گلہائے محبت اور عبادت لے کے پہنچا تھا
محبت ہی کے گل ، لیکن برائے نذر کام آئے

خدا سے بے وسیلہ حشر میں مانگا ، رہا تشنہ
محمدؐ کا وسیلہ جب لیا کوثر کے جام آئے

نگاہیں حشر میں سب کی نبیؐ پر تھیں تو حیرت کیا
نظر خالق کی بھی ان پر تھی جب وہ خوش خرام آئے

معز ہر منزلِ دشوار آساں ہوگئی میری
ان ہی کا نام لیتا ہوں جہاں مشکل مقام آئے

☆

اویس سا ہو نبیؐ کا اگر ہو مستانہ
نگاہ جس کی تھی حبِّ نبیؐ کا میخانہ

نبیؐ ہیں مرکزِ جملہ توجہاتِ الٰہ
ہے امر و خلق کا مصدر نبیؐ کا کاشانہ

زمیں پہ رفعتِ خضراء ہے شانِ عرش کے بعد
درِ حبیب فرشتوں کا ہے جلوخانہ

مدینہ مامنِ کل اولیائے عالم ہے
ہے سجدہ ریز یہاں ہر وقارِ شاہانہ

ہے بےمثال یہ وارفتگی صحابہؓ کی
کہ شمعِ بزم پہ جیسے نثار پروانہ

وہ کعبہ ہو کہ مدینہ نہیں ہے فرق کوئی
بہر مقام تمہیں پارہا ہے دیوانہ

معز خبر نہیں یہ ظرف و حوصلہ کیا ہے
نگاہِ ساقیِ کوثر ہے میرا پیمانہ

اے جوہرِ حدوث و اے واقفِ قدم
اے ماحیٔ کنشت و اے صافیٔ حرم

امیدوارِ لطف ہے امت حضورؐ کی
اے رحمتِ تمام واے معدنِ کرم

نورِ ازل پہ یوں بشریت کا ہے حجاب
خود عجز نارسائی پہ سرِ فکر کا ہے خم

معراج تھی خیال کی پرواز سے بھی تیز
پالے تمہاری گرد کو کس میں ہے اتنا دم

امت ہوں آپ کی، تھی تمنائے انبیاء
ہو ناز جس قدر بھی ہمیں اس قدر ہے کم

معبودِ کل کو عبدِ مکمل پہ ناز ہے
کل انبیاء کا ذاتِ گرامی سے ہے بھرم

جس کی نظر ارادۂ حق کی ہے پردہ دار
جس کی زباں کلامِ الٰہی سے مرتسم

جب حسن ہر زماں و مکاں میں ہے جلوہ ریز
مہرِ عرب کہوں کہ میں سمجھوں مہِ عجم

اک ربط آپ کا ہے دوعالم سے بھی فزوں
کیاکہہ سکے **معز** اسے کس بات کا ہے غم

زیارت سے مشرف ہونے جب آئیں گے دیوانے
درِ اقدس پہ کیا محشر بپا ہوگا خدا جانے

لپٹ کر دامنِ سرکار سے جب روئیں گے عاصی
سرِ محشر خدا کی رحمتیں آئیں گی سمجھانے

نظر لڑ جائے گی رندوں کی چشمِ مست سے جس دم
پئیں گے شربتِ دیدار کے بھر بھر کے پیمانے

یہ نقشہ دیکھ لے گا خود ہی منکر ان کی عظمت کا
لوائے حمد کے سائے میں ہوں گے ان کے دیوانے

گروہِ عاشقاں جائے گا جنت میں بلا پُرسش
کہا مثلِ بشر جس نے وہ رہ جائے گا پچھتانے

کرم ہے حق کا جس نے بھیجا تنویرِ ہدایت کو
ان ہی کا فیض ہے ایمان سے روشن ہیں کاشانے

وہ دل اکسیر ہے جو آتشِ فرقت میں تپتا ہے
وہ عینِ شمع ہوجاتے ہیں جو جلتے ہیں پروانے

متاعِ دل ، ضیائے آگہی ہے آپ کا کلمہ
شعاعِ نورِ وحدت سے چمک اٹھے سیہ خانے

معز کل عالمِ امکاں ہے ان کے نور سے ظاہر
عطا حق سے ہو گر چشمِ حقیقت بیں تو پہچانے

☆

عاشقانِ مصطفےٰ کا جب خدا ہے کارساز
جادۂ عشقِ نبیؐ میں کیا نشیب اور کیا فراز

آپ ہی کے نور سے جب دو جہاں کی ہے نمود
کون ہوگا آپ سے بڑھ کر بھلا دانائے راز

ہے نبوت آپ کی مطلق بلاقیدِ مکاں
جیسے اللہ ربِ کعبہ آپ ہیں شاہِ حجاز

ہوں وہ بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ علیؓ سلمانؓ بلالؓ
ہیں صحابہؓ آپ کے فیضِ نظر سے سرفراز

باطنی تقوے پہ ہے درجات کا دار و مدار
ہیں مساوی ورنہ سلطان و گدا بے امتیاز

حج ہے گویا آپ کے نقشِ قدم ہی کا طواف
حاضریٔ در کا پروانہ ہے توفیقِ نماز

آپ کے علم و عمل سے بُعد، حق سے بُعد ہے
آپ کا ہر گام، منزل، ہر نظر انساں نواز

منزلِ حق دور کب ہے لے سبق معراج سے
نامِ احمدؐ سے سمٹ جاتی ہے ہر راہِ دراز

مجھ کو نسبت پر ہے جتنا ناز وہ کم ہے معزؔ
میرے آقا وہ ہیں جن کی ذات پر حق کو ہے ناز

ظہورِ نور سے ہے سرِ کُنْ فَکَاںْ خاموش
فضائے علم میں معلومِ دوجہاں خاموش

بہار آئی ہے دامن میں نزہتیں لے کر
نگاہِ باغباں خاموش گلستاں خاموش

حریمِ کعبہ میں بت خود بخود گرے اوندھے
ظہورِ حق سے ہیں باطل کے رازداں خاموش

چمک اٹھا ہے جو فاراں سے آج بدرِ منیر
خجل ہیں شمس و قمر، شمعِ کہکشاں خاموش

حرم سے پہنچا ہے اقصیٰ میں آج نورِ ازل
نظر جھکی ہے رسولوں کی ہے زباں خاموش

عیاں ہوا ہے جو امکاں پہ آج رازِ وجوب
نقوشِ لوح و قلم کی ہے داستاں خاموش

حجابِ "میم" کے اسرار ہیں بسیط **معز**
احد ہی پردۂ احمدؐ میں ہے نہاں خاموش

صرف طیبہ میں ہے مسکن ایسا !
خلد میں بھی نہیں گلشن ایسا !

ہر صحابی کی نظر کے صدقے
جس نے دیکھا رخِ روشن ایسا !

حج وہاں اور زیارت ہے یہاں
کس کا ہے مولد و مدفن ایسا !

کعبہ ہے صحن ، مدینہ ایواں
محل کیا ہوگا ، ہے آنگن ایسا !

دونوں عالم کو سہارا مل جائے
کالی کملی کا ہے دامن ایسا !

آج تک بارشِ رحمت نہ رکی
کبھی برسا بھی ہے ساون ایسا !

آپ قاسم ہیں خدا ہے معطی
ایسے دانا کا ہے خرمن ایسا !

مدحِ سرکارؐ کا ہے فیض معز
ہے تخئیل جو مدون ایسا !

یادِ نبی جو دل میں ہے گرداب کی طرح
بے خود بناگئی ہے مئے ناب کی طرح

جس طرح جان دیتے ہیں پروانے شمع پر
سرکارؐ پر نثار ہو اصحاب کی طرح

فرقت میں ان کی موت سے بدتر ہے زندگی
ہم جی رہے ہیں ماہیٔ بے آب کی طرح

میری نوائے عشق سے جلتے ہیں کتنے دل
یعنی فغانِ درد ہے تیزاب کی طرح

عشقِ نبی کے اشک ملائک نے چن لئے
مژگاں ہیں میری کعبے کے میزاب کی طرح

یوں کھوگیا ہوں سرورِ دیں کے خیال میں
ہستی ہے خود لٹے ہوئے اسباب کی طرح

روشن **معز** ہے ان کے تصور میں شامِ غم
ہر ذرّہ دل کا چمکے ہے مہتاب کی طرح

☆

مرحبا سیدِ کل شاہِ مدینہ و حجاز
سر بسر نورِ خدا ، ناشرِ آئینِ نیاز

عبدِ کامل کی ادا قبلہ نمائے معبود
ساکنِ فرش کی ہے عرشِ بریں تک پرواز

صورتاً مثلِ بشر آئینۂ ذات و صفات
جس کے ہر گام پہ ہے حق کی مشیت دمساز

اک اشارہ جو کرے چاند ہو دو نیم ابھی
حکم پہ مہر پلٹ آئے ابھی بے آواز

سرِ انگشت سے چاہے تو بہادے دریا
باندھ لے پیٹ پہ پتھر تو جدا ہو انداز

فاش ہوجائے تو سدرہ کی حدوں کو توڑے
بشریت پہ اتر آئے تو ہے راز ہی راز

التجا بندہ نوازی کی ان ہی سے ہے **معز**
آج ہے جن کے غلاموں کا لقب بندہ نواز

☆

جنت ہے وارفتہ اسی کی
بات ہے یہ طیبہ کی گلی کی

حق کی رویت آج ہوئی ہے
خواب میں دیکھی شکل نبیؐ کی

جس نے کہا سرکار بشر ہیں
چھوٹے منہ سے بات بڑی کی

دیکھنے ان کو حق کی نظر ہو
دید کی حسرت ہے تو سبھی کی

دیکھ کے طیبہ خلد کو دیکھا
ساری فضا ہے پھیکی پھیکی

شافعِ عصیاں ہیں مرے آقا
دیدو خبر عاصی کو خوشی کی

نامِ محمدؐ پڑھ کے کھلی ہے
ان کی مہک سے بو ہے کلی کی

ان کے وسیلے ہی کا ہے صدقہ
شانِ نبیؐ کی ، شان ولی کی

علمِ معز کیا اس کی زباں کیا
خالق نے جب مدحِ نبیؐ کی

لولاک سے ہے عالمِ امکانِ کائنات
صدقہ حضورؐ ہی کا ہے عنوانِ کائنات

اس رحمتِ تمام سے ہے شانِ کائنات
خودِ وجہ کائنات ہے سلطانِ کائنات

پھیلی ہوئی ہے نورِ محمدؐ کی روشنی
یوں جگمگا رہا ہے جو ایوانِ کائنات

کیا جانتے عوام حقیقت رسولؐ کی
حیرت میں ڈوب جاتے ہیں خاصانِ کائنات

اللہ معطی اور میں قاسم ہوں سنتے ہی
پھیلا ہے ان کے سامنے دامانِ کائنات

ہوتا رہا ہے سوزنِ رحمت سے یہ رفو
محسوس کیا ہو چاکِ گریبانِ کائنات

حبِّ نبیؐ ہی صحت ایماں کی ہے دلیل
ہے دشمنی ہی آپ کی سرطانِ کائنات

رازِ بشر تو منزلِ قوسین پر کھلا
جب عینِ ذات ہوگیا انسانِ کائنات

محبوبِ رب کی یاد معز کی ہے زندگی
مجھ پر ہے اب نگاہِ نگہبانِ کائنات

دونوں عالم میں محمد ہی کی رعنائی ہے
اسی آئینہ میں حق محوِ خود آرائی ہے

جو ہے محرومِ نظر ان کا تمنائی ہے
جو تجلی میں ہوا گم وہی شیدائی ہے

مرضِ عشقِ محمد میں جو موت آئی ہے
زندگی رشک سے اس فرد پہ شرمائی ہے

گنجِ مخفی میں جو تھا نور ہوا اس کا ظہور
ساری تخلیق اسی نور کی انگڑائی ہے

بلقوہ جتنے اضافات تھے بالفعل ہوئے
شہ لولاک کی یہ شانِ مسیحائی ہے

مبتدا آپ ہیں ہر ایک نبی اس کی خبر
آپ سے گلشنِ امکان میں بہار آئی ہے

جبہ سادر پہ اسی کے ہیں سلاطین زماں
جس نے آقا سے غلامی کی سند پائی ہے

ہوا حاصل جو **معز** مجھ کو حضوری کا شرف
میری نسبت میری تقدیر پر اتر آئی ہے

☆

ہر تعین کو حقیقت ہی کی تنویر سمجھ
خواب تو دیکھ چکا خواب کی تعبیر سمجھ

سائے سے نور کا اثبات تو ہو جاتا ہے
غیر مدرک ہی سہی معنیٔ تنویر سمجھ

علم مطلق کا ہے معلوم تقید تیرا
خود کو فتراک ازل کا کوئی نخچیر سمجھ

ربط آثار و مؤثّر کو سمجھنا ہے اگر
عالم امر کے اک لفظ کی تاثیر سمجھ

ہر تحرک میں محرک کی ہے نسبت شامل
کر کے تدبیرِ عمل عظمتِ تقدیر سمجھ

نحنُ اقرب کے اشارے سے نہ اترا اتنا
شرک سے بچ کے ذرا مقصدِ تقریر سمجھ

دل کے قرطاس پہ کچھ لوح و قلم کے ہیں نقوش
دیکھ خود اپنی طرف غیب کی تحریر سمجھ

تُو تو مربوط ہے پھر وہم جدائی کیوں ہے
اپنی ہر سانس کو اس ربط کی زنجیر سمجھ

بندگی قرب کا زینہ ہے نہ چھوڑ اُس کو **معز**
معنیٰ عبد میں معراج کی تفسیر سمجھ

وہ نورِ ذات جس کی ضو سے ہیں دونوں جہاں روشن
وہ جس کی زلف سے کل گلشنِ عالم معطر ہے
نبی کا عشق ہی معیار ہے ایمانِ محکم کا
عبادت بھی بغیر عشق اک پرواز بے پر ہے
اٹھایا جس نے رنگ و نسل و قومیت کا ہر پردا
صہیبِ روم ہے سلمان فارس ہے ابوذر ہے
محمد کی حقیقت کو سمجھ لینا ہے ناممکن
صفات و ذات کا مظہر فضائل کا سمندر ہے
یہ ارضِ پاک طیبہ اور اس کی عظمت کیا بیان کیجیے
یہاں کی خاک کے ذرہ سے کمتر مہرِ انور ہے
معز پیش خدا اپنا وسیلہ ہے یہی تنہا
کہ بابِ مصطفےٰ ہی اپنا مرکز اپنا محور ہے

اولیں مقصدِ یزداں ہیں رسولِ عربی
آخری مسلکِ عرفاں ہیں رسولِ عربی

نورِ مطلق ہی کا فیضاں ہیں رسولِ عربی
سرِّ تخلیق کا فرماں ہیں رسولِ عربی

باطناً نور کا عنواں ہیں رسولِ عربی
ظاہراً صورت انساں ہیں رسولِ عربی

حق کے دشمن کو بنا ڈالا ہے حق کا محسن
صاحبِ رحمت احساں ہیں رسولِ عربی

آپ ہی میں ہیں بیک وقت حدوث اور قدم
دیدہ ور دیکھ کے حیراں ہیں رسولِ عربی

شبِ معراج ہوا آپ کی عظمت کا ظہور
قاب و قوسین کے شایاں ہیں رسولِ عربی

عبد و رب میں نہیں ربط بجز ذاتِ حضور
برزخِ واجب و امکاں ہیں رسولِ عربی

نور کی پہلی تجلی ہے ظہورِ کل ہیں
حق چمن فصل بہاراں ہیں رسولِ عربی

سیرت پاک کی توجیہ کرے کیا انساں
عین دین معنیٰ قراں ہیں رسولِ عربی

بعد حق اول و آخر ہیں ازل سے اب تک
وقت کے ساتھ خراماں ہیں رسولِ عربی

بشریت کے حجابات اٹھاکر دیکھو
من راٰعنی میں نمایاں ہیں رسولِ عربی

کنت کنزاً سے **معز** نسِّ انا بشراً تک
کُلَّ یَومٍ ھو فی الشاں ہیں رسول عربی

مرکزِ واجب و امکان مدینے والے
تم سے مفہوم ہے قرآن مدینے والے
جس کو سب کہتے ہیں قرآن مدینے والے
ہے تیری مدح کا دیوان مدینے والے
قاب قوسین ترے قربِ مکمل کی دلیل
مَا رَمَیْتَ تیری پہچان مدینے والے
بے اجازت ہو کسی کی بھی رسائی کیوں کر
عرش تک ہے حدِ ایوان مدینے والے
دیکھ کر آپ کا یہ حسن زلیخا کی طرح
چشمِ یوسف ہے پشیمان مدینے والے
کُنْتُ نبیاً سے **معز** نصِ انا بشراً تک
کُلَّ یومٍ ھو فی الشان مدینے والے

انائے مطلقہ جب سرِّ وحدت کا مقام آیا
ان ہی بے نام جلوؤں میں محمدؐ کا نام آیا

شعورِ عارفاں بھی کیا سمجھ پاتا مقام ان کا
کہ جن کے زیرِ پا عرشِ معلّیٰ سا مقام آیا

خمیرِ دو جہاں ہیں اور ضمیرِ جزو کل ہیں وہ
انہی کا ذکر عینِ ذات سے بالا احترام آیا

مرے آقا کا ہر لمحہ مقام لی مع اللہ ہے
یہ وہ محبوب ہیں جن کے لئے وصل دوام آیا

نبی کا نام ہی اجمال ہے رازِ ہدایت کا
نبی کا نور ہی تخلیقِ ربانی میں کام آیا

وہ زلف مشک جس کے ہیں سائے آسمانوں میں
بشر کیا طائرِ سدرہ بھی جس کے زیرِ دام آیا

قسم اللہ کی مداحِ حضرت جان کر اس کو
معز کے در پہ جو آیا بصد احترام آیا

آگہی کی یاد

☆

آگاہ کر گئی ہمیں اک آگہی کی یاد
شامل ہے زندگی میں اسی زندگی کی یاد
عالم کا علم اصل میں نورِ حیات ہے
کم دل سے ہو سکی نہ کبھی اس کمی کی یاد

☆☆☆

عبد باقی

☆

وصل کا مفہوم کیا ہے وہ نبی سمجھا گئے
ہم تو ایسی موت کو زندگی سمجھا گئے
عبد باقی کی فنا کے ہم نہیں قائل **معز**
گو اسے اہل خرد دیوانگی سمجھا گئے

قلب نبی کی جلوہ گاہ

علمِ دیں ہے اصل میں قلبِ نبی کی جلوہ گاہ
علمِ دیں سے دامنِ رحمت میں ملتی ہے پناہ
علمٌ الانسان ہے اقراء کی خود آیت **معز**
علمِ دیں کی عظمتوں کا ہے کلام اللہ گواہ

☆☆☆

علمِ دین سے ہے روانہ کاروانِ دینِ حق
علم سے شاداب ہے ہر گلستانِ دینِ حق
دین کی رفعت کو پالینا نہیں آساں **معز**
علم کی رائے نہ جب تک مزدبان دینِ حق

نورِ حسن یوسف

☆

مشاطگیٔ دست مشیت کہیے
بس دیکھ کے اللہ کی قدرت کہیے
جس نور کی ایک کرن ہے حسنِ یوسف
کیا ہوگی خود اس نور کی صورت کہیے

☆☆☆

دیدہ یعقوب کی بینائی

☆

یوسف تری ہر آنکھ تمنائی ہے
اس حسن نے تاثیر عجب پائی ہے
یہہ چشمِ زلیخا کے لئے ہے پردہ
اور دیدہ یعقوب کی بینائی ہے

نبوت سے ولایت تک

گنجِ مخفی میں نہاں تھے ابھی اسرارِ وجود
نہ فلک تھا نہ زمیں تھی نہ ملائک کا شہود
حبِ ذاتی سے بڑھا ایسے میں اک جوشِ نمود
نور کی پہلی کرن پھوٹی بہ آوازِ درود

نورِ اول کی جھلک مبداء خلقت تھی یہی
تاجِ لولاکِ محمدؐ کی حقیقت تھی یہی

نورِ احمدؐ کہ محالات سے ہے جس کی مثال
ذاتِ وحدت کے اسی نور میں پنہاں تھے کمال
ہے یہی موج و حباب اور یہی آبِ زلال
یہی تنزیہہِ جلال اور یہی تشبیہہِ جمال

باعثِ قرب بھی اور موجبِ صد مجبوری
کُل شَیٔ کی حقیقت تھی یہی مِنْ نُوری

قائم اس نور سے ہے عالمِ امکاں کا بھرم
یہی مصدر ہے اسی سے تو ہے مشتق عالم
سرِ مغرور نہ شیطاں کا ہوا اس جا خم
سرمۂ چشمِ ملک بن گئی خاکِ آدم

خاک کا رازِ نہاں خاک نہ سمجھا کوئی
کرتا خاکم بدہن خاک کو سجدہ کوئی

مرکزِ دائرہ کون و مکاں ہے یہ نور
ہے یہی منبعِ انوار و کمالاتِ ظہور
عالمِ امر میں ہے "کن" کا مقدس منشور
عالمِ خلق میں ہے نظمِ دوعالم کا شعور

متکثّر ہوئی وحدت کی جلالت اس سے
مرتّب ہوئی آدم کی خلافت اس سے

عَلَّمَ آدَمَ الاسماء کا تھا راز ادق
اس لئے خالقِ عالم نے دیا خود ہی سبق
غم سے استاذِ ملائک کا ہوا سینہ شق
قلبِ آدم جو بنا علمِ الٰہی کا ورق

بڑھ گئی خیر گئی نور ، اندھیرا سمجھا
اس نے آدم کو فقط خاک کا پتلا سمجھا

شعلہ افگن ہوا آتشکدۂ عجب و غرور
بجھ گئی بادِ حسد خیز سے تنویرِ شعور
پڑگئی آنکھوں میں ابلیس کے جب خاکِ ظہور
ہوگئی پیکرِ آدم میں تجلّی مستور

مَاءَ وَالطِّیْن کا پردہ جو پڑا انساں پر
کُنْتُ نَبِیًّا کی حقیقت نہ کھلی شیطاں پر

پہلے آدم کو بڑے پیار سے پالا بھی گیا
عالمِ قدس کے آداب میں ڈھالا بھی گیا
آیتِ تاجِ خلافت سے اچھالا بھی گیا
پھر کسی بات پہ جنت سے نکالا بھی گیا

اس سزا میں بھی مشیت کا کرم پنہاں تھا
مقصدِ دیر و کلیسا و حرم پنہاں تھا

عادت اللہ نے لی ایک نئی انگڑائی
وحدتِ ذات میں کثرت کی بجی شہنائی
ذوقِ فطرت کو گوارہ جو ہوئی بدنامی
ہوگئی کثرتِ تخلیق سے بزم آرائی

ہر طرف پھیل گیا دہر میں پھر نورِ حیات
کرۂ ارض کا ہر گوشہ تھا معمورِ حیات

ابنِ آدم کو اسی نور نے بخشی تھی ضیا
تھی اسی نور کی تابانی کہیں وجہِ عطا
کہیں نمرود، کہیں تھا یہ براہیم نما
کہیں فرعون کی فطرت کہیں موسیٰ کا عصا

کشتیٔ نوح کا طوفاں میں نگہباں تھا یہی
نارِ نمرود میں رحمت کا گلستاں تھا یہی

روحِ، امثال اور اجسام کی ترکیب اس سے
نقشِ ہستی کے ہر اک جزو کی ترتیب اس سے
نفسِ انسانِ مکمل کی ہے تہذیب اس سے
راستی اس سے ہے گمراہ کی تادیب اس سے

صورتِ شئے پہ ہے اس نور کی بینش کا مدار
ورنہ یکساں ہے گل و خار پہ فیضانِ بہار

کہیں رخسارِ ہدایت کا اجالا ہے یہی
کہیں گیسوئے ضلالت کا اندھیرا ہے یہی
کبھی رنگیں کبھی شفاف و مصفا ہے یہی
اقتضا جیسی بھی مظہر کی ہے ویسا ہے یہی

بحرِ فرعون شقاوت کی تعلّی ہے یہی
اور موسیٰؑ میں سعادت کی تجلّی ہے یہی

بس کہ ہر شئے کا مزاج اور طبیعت ہے الگ
قابلیت ہے جدا ، صورتِ فطرت ہے الگ
ہر تعین کا محل اور ضرورت ہے الگ
ہر اضافت سے جدا اس کی حقیقت ہے الگ

دل ہو مائل بہ کثافت تو ضلالت کہئے
ہو جو مائل بہ لطافت تو ہدایت کہئے

یہ تو فطرت کی ہدایت کی ہوئی ایک مثال
اور ہر فرد کے یکساں تو نہیں ہیں احوال
مقصدِ زیست کو خود جان لے کس کی ہے مجال
حل کیا وحیِ الٰہی نے یہ پیچیدہ سوال

انبیاء بھیج کے فرمائی ہدایت حق نے
قائم اس طور سے کی خلق پہ حجّتِ حق نے

انبیاء علمِ الٰہی سے مزین تھے تمام
گن دیئے سارے مفادات و مضرات کے نام
متعین کئے افعال کے سارے اقسام
مترشح ہوا اللہ کے بندے کا مقام

منضبط ہوگئے جس وقت قوانینِ حیات
لازمی ہوگئی پابندیٔ آئینِ حیات

رت بدلتی رہی ہر دور بدلتا ہی رہا
نخلِ انوارِ ازل پھولتا پھلتا ہی رہا
سلسلہ رشد و ہدایات کا چلتا ہی رہا
چشمۂ نور ہدیٰ فیض اگلتا ہی رہا

ذکرِ آدم ہو کہ اعجازِ مسیحا کا بیاں
سب میں ہیں نورِ محمدؐ کے کمالات عیاں

انبیاء سارے اسی نور کے پردے تھے تمام
منعکس جن میں اسی نور کے جلوے تھے تمام
مختلف سانچوں میں اس نور کے نقشے تھے تمام
گویا یہ نور حقیقت تھا وہ قصے تھے تمام

اقتضاء وقت کا تھا خود وہ حقیقت آئے
بے حجابانہ اسی نور کی صورت آئے

ذرہ ذرہ کو جو حاصل تھی حقیقت کی پناہ
منتظر کب سے نہ جانے تھی زمانے کی نگاہ
کتنی مشتاق نگاہیں تھیں یہاں چشم براہ
رنگ و بو، لالہ و گل، ارض و سماء، اختر و ماہ

کون تھا وہ جسے دیدار کی حسرت نہ ہوئی
کون ہوگا جسے آنے سے مسرت نہ ہوئی

آگئے وہ کہ نبوت کا ہے جن پر اتمام
حامدؐ و احمدؐ و محمودؐ و محمدؐ ہے نام
حق کے محبوب، وہ سردارِ رسل رحمتِ عام
جن کی خاطر ہی سے قائم ہے دوعالم کا نظام

قبلِ تخلیق جو تھا علم میں یہ بندۂ پاک
یہ نہ ہوتا تو کہا حق نے نہ ہوتے افلاک

بے کس و بے بس و مجبور کا غمخوار آیا
سیدِ آدمؑ و عالم شہِ ابرار آیا
رہنمائی کے لئے قافلہ سالار آیا
عبد کی شان میں کونین کا مختار آیا

اس سے مفہوم ہوئی سب کو تمنائے خلیلؑ
اس سے محکم ہوئی عیسیٰؑ کی بشارت کی دلیل

جس کا ہر قول ہے دستورِ مکمل کا ورق
جس کے ہر فعل میں تزئینِ دوعالم کا سبق
جس کا ہر حال ہے اسرار و معارف کا طبق
معرفت عین کی عرفا کے لئے بھی ہے ادق

حال تک اس کے جو پہنچے بھی تو ہم کیا پہنچے
جس کے نعلین سرِ عرشِ بریں جا پہنچے

وہ محمدؐ کہ براہیمؑ کی توحید کا نور
طورِ سینا کی تجلّی یدِ بیضا کا غرور
شوکتِ حضرتِ داؤدؑ ، سلیمانؑ کا سرور
جس سے زندہ ہوا اعجازِ مسیحا کا شعور

منفرد اتنا کہ توحید ہی تھی سرمایہ
مختصر یہ کہ نہ تھا ساتھ کبھی بھی سایہ

نور اجمال ہے اور ساری خدائی تفصیل
آپ آئے تو ہوئی دینِ خدا کی تکمیل
یہی تکمیل نبی ختمِ نبوت کی دلیل
پاگیا دین کا دستور مکمل تشکیل

معجزہ سب سے بڑا کچھ نہیں قرآں کے سوا
نور احمدؐ کی ضیا کچھ نہیں قرآں کے سوا

قلبِ مومن کی ہے تنویر اسی قرآں سے
التجاؤں میں ہے تاثیر اسی قرآں سے
ہوئی کردار کی تعمیر اسی قرآں سے
خاکِ آدم ہوئی اکسیر اسی قرآں سے

بن گیا ختمِ نبوت کی دلایت قرآں
دے گیا دورِ ولایت کی بشارت قرآں

ہوگئی ختم محمدؐ پہ نبوت جس دم
نظر آیا انھیں راہوں میں ولایت کا قدم
ہے ولایت کے توسط ہی سے فیضانِ کرم
ہے یہی خالق و مخلوق میں ربط باہم

نئی صورت گرئ نامہ و پیغام ہوئی
وحیٔ بالواسطہ منصوص بہ الہام ہوئی

منزلت میں بھی مساوی نہیں ہر ایک ولی
کوئی گلشن کا ثمر، پھول کوئی، کوئی کلی
اولیاء سارے خفی، اور ائمہ ہیں جلی
آبیارِ چمنستانِ ولایت ہیں علیؑ

اولیاء کو وہی نسبت ہے علیؑ کے دم سے
جیسے مربوط ربوبیتِ حق عالم سے

یوں تو چوتھے ہی سرِ تختِ خلافت ہیں علیؑ
مورثِ اولِ اربابِ ولایت ہیں علیؑ
بابِ علمِ نبوی، جانِ نبوت ہیں علیؑ
نورِ صاحب نظراں، شمعِ ہدایت ہیں علیؑ

تابعِ حکم، جہاں مہر سے تاماہی ہے
اسی دربار میں باطن کی شہنشاہی ہے

ناطقہ سر بہ گریباں کہ کرے کیا تاویل
اب نہیں اس کے سوا کوئی مکمل تمثیل
سب کا اجمال علیؑ سب ہیں علیؑ کی تفصیل
پورا قرآں ہیں علیؑ ، اولیاء آیاتِ جلیل

کلیت شاہِ ولایت کی ہے مانندِ شجر
اولیاء شاخ و گل و برگ و شگوفہ و ثمر

خلق نے دیکھ لیا شاہِ ولایت کا جلال
اور پھر بعد علیؑ گیارہ اماموں کا جمال
ہوچکے ختم امامت کو بھی جب دوسو سال
دفعتاً مطلع گیلاں سے اٹھا بدرِ کمال

حسنی شانِ امارت پہ حسینی تیور
لب و عارض پہ فدا رنگِ شفق نورِ سحر

محیِ دینؒ کانِ ولایت کا وہ دُرِّ نایاب
چشمِ عارف کی ضیاء، شاہدِ عرفاں کا شباب
قَدَمِی ھٰذِہ سنتے ہی جہاں کے اقطاب
جھک گئے پائے مقدس پہ کیا وضعِ رقاب

واقعہ "بحرِ معانی" میں یہ مکّی نے کہا
خضرؑ کہتے ہیں کہ ان سا کوئی ہوگا نہ ہوا

منکشف آنکھوں سے اسرارِ الہٰی کی جلا
منجلی روئے منور سے ولایت کی فضا
متصور دمِ تقریر علیؑ شیرِ خدا
دیکھ کر اہلِ نظر نے یہی آپس میں کہا

قابلیات علیؑ کا ہے مکمل مظہر
کہیں حیدرؑ تو نہیں ہے یہ مثیلِ حیدرؑ

ہے معزؔ آپ کا وابستہ دامن یاغوث
تم پہ قربان ہے یہ جان، یہ تن من یاغوث
عرض یہ ہے جو نہ ہو عرض پہ قدغن یاغوث
رہے شاداب سدا دین کا گلشن یاغوث

بہ نگاہِ تو دل و دینِ خودم باختہ ام
بہ تصور سرِ خود سنگِ درت ساختہ ام

قُل اِنْ کُنتم تُحِبُّوْنَ سے عظمت ہو گئی ظاہر
بغیرِ اتباعِ نقشِ پا کچھ بھی نہیں ملتا

معز بے بندگی قربِ خدا کی آرزو باطل
محمدؐ مصطفٰے کی پیروی ہے راز نسبت کا

ہے حجاباتِ طریقت کی حقیقت پردہ در
ہے شریعت کی بصیرت ہی کا حاصل احتیاط

عبد و رب میں ربط ہی کیا ہے بغیر ان کے معز
جو نبی سے دور ہے بندہ ، خدا سے دور ہے

بتاؤں ان کی غلامی نے کیا دیا ہے مجھے
شعورِ مسلکِ راہِ ہدیٰ دیا ہے مجھے

TAUFEEQ-E-BASEERATH

A Collection Of Natiya Poetry

BY

MOIZ QUADRI-UL-MULTANI